35

ہفت روزہ
لاہور
ندائے خلافت
www.tanzeem.org
تنظیم اسلامی کا ترجمان

مسلسل اشاعت کا
34واں سال

تنظیم اسلامی کا پیغام
خلافت راشدہ کا نظام

22 تا 28 ربیع الاوّل 1447ھ/16 تا 22 ستمبر 2025ء

نبی ﷺ کی دعوت تمام انسانوں کے لیے تھی

رسول اللہ ﷺ جو دعوت لے کر آئے تھے، وہ کسی مخصوص قوم کے لیے نہیں بلکہ تمام انسانوں کے لیے تھی۔ آپ ﷺ کا پیغام پوری انسانیت کے لیے عام تھا۔ وہ کسی نسلی، قومی یا گروہی مزاج کا حامل نہ تھا۔ اسی لیے حضور ﷺ نے اپنی دعوت کو روئے زمین کے تمام حکمرانوں اور شہنشاہوں تک پہنچانے کی کوشش کی۔ مسلمانوں پر لازم ہے کہ پہلے اپنے درمیان دعوت کا فریضہ انجام دیں اور اپنی اصلاح کریں۔ یہاں تک کہ جب اس راہ میں بڑا فاصلہ طے کرلیں اور اسلامی نظام کو اپنی زندگی اور اپنے معاملات میں نافذ کر چکیں، تب اس دوسرے فریضہ کو انجام دیں یعنی دوسروں کو اسلام کی دعوت دیں۔ مسلمانوں کی ذاتی اصلاح دوسروں کو اسلام کی دعوت دینے کا ایک اہم جزو ہے۔ لوگ اخلاق و کردار میں صالح نمونہ کی تلاش میں رہتے ہیں تاکہ اس کے نقش قدم پر چلیں اور اس کی اتباع کریں۔ اگر آج مسلمان اپنے اسلام پر فخر کریں اور اس کے اصول و مبادی اور احکام کو اپنے معاشروں میں نافذ کریں تو اس کی ضوفشانی سے افریقہ کے بیابان اور یورپ کے دور دراز علاقے منور ہو جائیں گے۔

ڈاکٹر محمد سعید رمضان البوطی
سیرت نبویہ ﷺ

مسجدِ اقصیٰ کی حرمت اور فلسطینی مسلمانوں کو اپنی دعاؤں میں شامل رکھیں!

اس شمارے میں

دفاعِ پاکستان: نظریۂ پاکستان کی عملی تعبیر!

حضور ﷺ سے محبت کے تقاضے (II)

قطر میں حماس کے مذاکراتی وفد پر اسرائیلی حملہ

.... بے تاب تو فلک پر

اللہ، اُس کے رسول ﷺ اور جہاد سے محبت

نارمل ریاست یا سپیشل ریاست

الھدیٰ
ڈاکٹر اسرار احمدؒ 1149

اللہ پر جھوٹ گھڑنے والا سب سے بڑا ظالم ہے

سورۃ العنکبوت | بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ | آیات: 68 تا 69

وَ مَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنِ افۡتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا اَوۡ کَذَّبَ بِالۡحَقِّ لَمَّا جَآءَہٗ ؕ
اَلَیۡسَ فِیۡ جَہَنَّمَ مَثۡوًی لِّلۡکٰفِرِیۡنَ ﴿۶۸﴾ وَ الَّذِیۡنَ جَاہَدُوۡا فِیۡنَا
لَنَہۡدِیَنَّہُمۡ سُبُلَنَا ؕ وَ اِنَّ اللّٰہَ لَمَعَ الۡمُحۡسِنِیۡنَ ﴿٪۶۹﴾

آیت: ۶۸ ﴿وَمَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنِ افۡتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا اَوۡ کَذَّبَ بِالۡحَقِّ لَمَّا جَآءَہٗ ؕ﴾ ’’اور اُس شخص سے بڑا ظالم کون ہوگا جس نے اللہ پر جھوٹ گھڑا‘ یا جس نے حق کو جھٹلا دیا جب وہ اُس کے پاس آیا!‘‘

کوئی چیز خود گھڑ کر اللہ سے منسوب کرنا اور حق کو پہچان کر جھٹلا دینا دونوں برابر کے جرم ہیں۔

﴿اَلَیۡسَ فِیۡ جَہَنَّمَ مَثۡوًی لِّلۡکٰفِرِیۡنَ ﴿۶۸﴾﴾ ’’تو کیا جہنّم میں ٹھکانہ نہیں ہے ان کافروں کا!‘‘

آیت: ۶۹ ﴿وَالَّذِیۡنَ جَاہَدُوۡا فِیۡنَا لَنَہۡدِیَنَّہُمۡ سُبُلَنَا ؕ﴾ ’’اور جو لوگ ہماری راہ میں جدّ و جُہد کریں گے ہم لازماً ان کی راہنمائی کریں گے اپنے راستوں کی طرف۔‘‘

﴿وَاِنَّ اللّٰہَ لَمَعَ الۡمُحۡسِنِیۡنَ ﴿۶۹﴾﴾ ’’اور یقیناً اللہ احسان کرنے والوں کے ساتھ ہے۔‘‘

آخری آیت میں بڑے تاکیدی انداز میں پھر سے اہل ایمان کی دلجوئی فرمائی گئی ہے کہ جو لوگ ہمارے لیے قربانیاں دے رہے ہیں اور ہماری راہ میں جہاد کر رہے ہیں اُنہیں مطمئن رہنا چاہیے کہ ہم اُنہیں بے سہارا نہیں چھوڑیں گے‘ ہم انہیں اپنے راستوں کی بصیرت عطا فرمائیں گے۔ یہ اُن سے ہمارا پختہ وعدہ ہے۔ جن لوگوں کا اللہ پر ایمان ہے اور ان کا ایمان ’’احسان‘‘ کے درجے تک پہنچ چکا ہے‘ پھر اللہ کی راہ میں وہ اپنا تن، من اور دھن قربان کرنے کے لیے ہر وقت تیار بھی رہتے ہیں‘ اللہ کبھی انہیں تنہا نہیں چھوڑے گا۔ اس کی تائید و نصرت ہر وقت اُن کے ساتھ رہے گی۔

بارک اللہ لی ولکم فی القرآن العظیم‘ ونفعنی وایاکم بالآیات والذِکر الحکیم OO

درس حدیث

خوش نصیب کون؟

عَنۡ اَبِیۡ مُحَمَّدٍ فَضَالَۃَ بۡنِ عُبَیۡدِ الۡاَنۡصَارِیِّ رضی اللہ عنہ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوۡلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوۡلُ: ((طُوۡبٰی لِمَنۡ ھُدِیَ اِلَی الۡاِسۡلَامِ وَکَانَ عَیۡشُہٗ کَفَافًا وَقَنَعَ)) (رواہ الترمذی)

حضرت ابو محمد فضالۃ بن عبید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُنہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ’’خوش نصیب ہے وہ جسے اسلام کی توفیق ملی اور اُسے بقدرِ ضرورت زندگی کا سامان حاصل ہے اور وہ اس پر مطمئن ہے۔‘‘

تشریح: کسی انسان کی سب سے بڑی خوش نصیبی اُس کا مسلمان ہونا اور نعمتِ اسلام سے بہرہ ور ہونا ہے کہ اس نعمت کے ساتھ دنیا اور آخرت کی کامیابیاں وابستہ ہیں۔ اس کے ذریعہ وہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کو پہچانتا ہے...... اُسے حق اور باطل، خیر اور شر، حلال اور حرام، نیکی اور بدی میں تمیز حاصل ہوتی ہے اور پھر راہِ صداقت پر چل کر کامیابی کی منزل پر پہنچتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اپنے بندوں پر ان گنت انعامات میں سے یہ سب سے بڑا انعام ہے۔ دوسری چیز اس قدر روزی کے حصول کے لیے تگ و دو کرے، جو اُسے کفایت کرے، اور تیسری خوش نصیبی کی علامت یہ ہے کہ آدمی اللہ کے دیے ہوئے رزق پر خوشی خوشی قناعت کرے۔

ہفت روزہ — لاہور

ندائے خلافت

تا خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

تنظیم اسلامی کا ترجمان نظامِ خلافت کا نقیب

بانی: اقتدار احمد مرحوم

22 تا 28 ربیع الاوّل 1447ھ — جلد 34
16 تا 22 ستمبر 2025ء — شمارہ 35

مدیر مسئول: حافظ عاکف سعید

مدیر: رضاء الحق

مجلس ادارت: ◉ فرید اللہ مروت ◉ محمد رفیق چودھری ◉ وسیم احمد باجوہ ◉ خالد نجیب خان

نگران طباعت: شیخ رحیم الدین
پبلشر: محمد سعید اسعد، طابع: رشید احمد چودھری
مطبع: مکتبہ جدید پریس، ریلوے روڈ، لاہور

مرکزی دفتر تنظیم اسلامی

"دارالاسلام" ملتان روڈ چوہنگ لاہور۔ پوسٹل کوڈ 53800
فون: 78-35473375 (042)
E-Mail:markaz@tanzeem.org
مقام اشاعت: 36-کے، ماڈل ٹاؤن، لاہور۔ 54700
فون: 03-35869501 فیکس: 35834000
nk@tanzeem.org

قیمت فی شمارہ 20 روپے

سالانہ زرِ تعاون
اندرونِ ملک ...... 800 روپے
بیرون پاکستان
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا وغیرہ (21,000 روپے)
انڈیا، یورپ، ایشیا، افریقہ وغیرہ (16000 روپے)
ڈرافٹ، منی آرڈر یا پے آرڈر
"مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن" کے عنوان سے ارسال کریں۔ چیک قبول نہیں کیے جاتے
Email:maktaba@tanzeem.org

"ادارہ" کا مضمون نگار حضرات کی تمام آراء سے پورے طور پر متفق ہونا ضروری نہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ادار یہ
رضاء الحق

دفاعِ پاکستان: نظریۂ پاکستان کی عملی تعبیر!

پاکستان ایسا منفرد ملک ہے جہاں کے رہنے والوں کی زبانیں، رنگ اور رہن سہن سب مختلف ہونے کے باوجود تحریکِ پاکستان کے دوران کلمہ کی بنیاد پر ہم سب ایک ہو گئے۔ مسلمانانِ ہند کی زبان پر کلمہ چلا تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں الگ خطۂ زمین سے نواز دیا۔ تقریباً دو سال تک حکومت گومگو کی صورت میں رہی اسلام کی طرف بڑھنے کے اعلانات کرتی رہی لیڈر بیان دیتے رہے لیکن کوئی عملی قدم نہ اٹھایا جا سکا البتہ یہاں یہ وضاحت بہت ضروری ہے کہ قائداعظم محمد علی جناح نو مسلم علامہ محمد اسد کی سربراہی میں "Department of Islamic Reconstruction" کے نام سے ایک شعبہ قائم کر چکے تھے حالانکہ پاکستان بننے کے ایک سال بعد قائداعظم نے بیماری کی حالت میں وقت گزرا اور یہ واحد شعبہ تھا جو قائداعظم نے اپنی زندگی میں قائم کیا تھا۔ اس سے پاکستان کے مستقبل کے حوالے سے قائداعظم کے ارادے بالکل عیاں ہو جاتے ہیں۔ پھر یہ کہ مولانا شبیر احمد عثمانیؒ نے اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے حکومت کو سخت تنقید کا نشانہ بنایا اور تنبیہ کی کہ اگر وہ اسلامی نظام کے نفاذ کے حوالے سے آگے نہ بڑھی تو وہ عوام میں جائیں گے اور لوگوں کو بتائیں گے کہ مسلم لیگ ایک دھوکہ باز جماعت ہے اور قیامِ پاکستان کے حوالے سے اُس نے زبردست دھوکہ کیا ہے۔ یہ دھمکی کارگر ثابت ہوئی اور اسمبلی نے قراردادِ مقاصد منظور کر لی۔ لیکن بدقسمتی سے اس قرارداد پر عمل درآمد نہیں کیا گیا۔ پھر 1951ء میں تمام مسالک و مکاتبِ فکر کے 31 جید علماء کرام نے متفقہ طور پر 22 نکات بھی پیش کر دیے کہ ان کے مطابق حکومت پاکستان میں نفاذِ شریعت کر دے، ہمیں کوئی اعتراض نہیں! لیکن مزید دو سال تذبذب میں گزر گئے۔ 16 اکتوبر 1951ء کو وزیراعظم لیاقت علی خان کو شہید کر دیا گیا، شنید ہے کہ انہوں نے نہ صرف قراردادِ مقاصد کو عملی شکل دینے کا عہد کر لیا تھا بلکہ وہ اِس حوالے سے کچھ اقدام کرنا چاہ رہے تھے لہٰذا اُن کا "کانٹا ہی نکال دیا گیا"۔ پھر بار بار مارشل لاء لگے اور ہر آنے والے کا استقبال ہوا۔ مارشل لاء لگنے کے ساتھ ہی ملک کا پہیہ الٹا چل پڑا۔ ملک کو ایک اسلامی نظامِ حکومت کی بجائے سیکولر نظامِ حکومت کے تحت چلایا جانے لگا، جو بدقسمتی سے آج تک قائم ہے۔

اسی طرح بدترین معاشی استحصال کا معاملہ رہا جو آج تک قائم ہے، جس نے غریب ہی نہیں متوسط طبقہ کو بھی زندہ درگور کر دیا اور اُنہیں 'ضیق' کی زندگی گزارنے پر مجبور کر رکھا ہے۔ (طٰہٰ:124)

سود کے خلاف فیصلوں پر فیصلے آتے گئے لیکن تمام حکومتیں، بنک دولت پاکستان اور مقتدر حلقے ان پر حقیقی عمل درآمد کے لیے کوئی روڈ میپ بنانے کو تیار نہیں کہ کس طرح ملک کو سود کی لعنت سے پاک کیا جائے اور اللہ اور اُس کے رسول ﷺ سے جاری جنگ کا خاتمہ کیا جا سکے۔ (البقرۃ:279)

البتہ کشکول اُٹھائے دنیا بھر میں پھرتے رہے اور آئی ایم ایف سے مزید سودی قرضے لیتے رہے تاکہ اشرافیہ کی عیاشیوں پر خرچ ہوتے رہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ پاکستان ایک جسد ہے جس کی روح اسلام ہے اور اسلام کے بغیر پاکستان ایک بے روح لاشہ ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ اہلِ ایمان کو دشمن کے مقابلے میں اپنی تیاری مکمل رکھنے کا حکم دیتا ہے: "اور تیار رکھو ان کے (مقابلے کے) لیے اپنی استطاعت کی حد تک طاقت اور بندھے ہوئے گھوڑے (تاکہ) تم اس سے اللہ کے دشمنوں اور اپنے دشمنوں کو ڈرا سکو اور کچھ دوسروں کو (بھی) جو ان کے علاوہ ہیں۔" (الانفال:60) لیکن حقیقی ایمان بھی تو دلوں اور اعمال کو مزین کر رہا ہو! جن اٹل حدود کو اللہ اور اُس کے رسول ﷺ نے طے کر دیا ہے، اُن کے مطابق ملک کا نظم و نسق چلایا جائے۔ عدل کا بول بالا ہو، عوامی رائے کا احترام ہو، آئین اور قانون میں موجود اسلام سے متضاد تمام شقوں کا خاتمہ کیا جائے، اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ملک کے معاشی نظام کو ازسرِ نو ترتیب دیا جائے، جاگیردارانہ اور سرمایہ دارانہ (اشرافیہ کے) نظام کو جڑ سے اُکھاڑ پھینکا جائے، معاشرتی اور سماجی سطحوں پر اسلامی تعلیمات سے متصادم ٹرانس جینڈر قانون کو کالعدم قرار دیا جائے، ہر قسم کے

میڈیا پر فحاشی و عریانی کی بیخ کنی کی جائے، نظام تعلیم و تربیت میں قرآن و سنت (اور حدیث) کو مرکزی حیثیت حاصل ہو، خارجہ پالیسی طے کرتے ہوئے بھی اسلامی تعلیمات کی روشنی میں فیصلے کیے جائیں، الغرض انفرادی اور اجتماعی سطح پر ہر ہر گوشے کو مکمل طور پر اسلامائز کیا جائے اور پاکستان کو حقیقی معنوں میں ایک اسلامی فلاحی ریاست بنایا جائے۔ پھر اللہ کی نصرت بھی آئے گی اور دشمن کے مقابلہ میں غلبہ بھی ملے گا۔ ان شاء اللہ! جیسا کہ فرمایا ''اے اہلِ ایمان! اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو اللہ تمہاری مدد کرے گا اور وہ تمہارے قدموں کو جما دے گا۔'' (سورۃ محمد:7)

نبی اکرم ﷺ نے عدل کی صرف دعوت ہی نہیں دی بلکہ اسلام کے اس عادلانہ نظام کو بالفعل قائم کر کے دکھایا۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ملک میں موجود ظلم و زیادتی کی فضاء اور سیاسی و طبقاتی کشمکش کو ختم کیا جائے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تم سے پہلی قومیں اس لیے برباد ہوئیں کہ جب اُن کا کوئی بڑا جرم کرتا تو اُسے چھوڑ دیا جاتا اور جب کوئی معمولی آدمی جرم کرتا تو اُسے سزا دی جاتی۔'' (صحیح بخاری) ہمیں ہر صورت میں عدل کی گواہی دینی ہے چاہے وہ گواہی ہمارے خلاف ہی کیوں نہ جاتی ہو۔ اگر ہمیں روزِ محشر کی پکڑ کا پختہ یقین ہوگا تو ہم ہر سطح پر عدل کریں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''اے اہلِ ایمان کھڑے ہو جاؤ پوری قوت کے ساتھ عدل کو قائم کرنے کے لیے اللہ کے گواہ بن کر خواہ یہ (انصاف کی بات اور شہادت) تمہارے اپنے خلاف ہو یا تمہارے والدین کے یا تمہارے قرابت داروں کے چاہے وہ شخص غنی ہے یا فقیر اللہ ہی دونوں کا پشت پناہ ہے تو تم خواہشات کی پیروی نہ کرو مبادا کہ تم عدل سے ہٹ جاؤ۔ اگر تم زبانوں کو مروڑو گے یا اعراض کرو گے تو (یاد رکھو کہ) اللہ تعالیٰ تمہارے ہر عمل سے پوری طرح باخبر ہے۔'' (النساء:135)

کیا یہ کسی المیہ سے کم ہے کہ آج آپ ﷺ کے نام لیوا صرف زبان پر کلمہ ہونے سے اللہ کی نصرت کی امید رکھتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ہم غالب تب ہی رہیں گے جب حقیقی و قلبی ایمان والے ہوں گے۔ جیسا کہ فرمایا: ''اور نہ کمزور پڑو اور نہ غم کھاؤ اور تم ہی سربلند رہو گے، اگر تم مؤمن ہوئے۔'' (آل عمران:135)

آج پوری قوم (جس میں حکمران، عدلیہ، کاروباری طبقہ، سول و ملٹری بیوروکریسی سے لے کر ریڑھی بان، رکشہ ڈرائیور، مزدور، کاشتکار سب شامل ہیں) کو ایسے ایمانی جذبے کی ضرورت ہے جو خلافتِ راشدہ کے سنہری دور سے رہنمائی لیتے ہوئے، قرآن اور سنت و اسوۂ رسول ﷺ کی پیروی کرتے ہوئے، اُن زریں اسلامی اصولوں کے مطابق ملک میں نظامِ عدلِ اجتماعی کو قائم و نافذ کرنے کی جدوجہد کریں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''بیشک اللہ تعالیٰ بہت سی قوموں کو اس قرآن کی برکت سے بلند کرے گا اور دوسروں کو زیر کرے گا۔'' (سنن دارمی) مصورِ پاکستان علامہ اقبال کے نزدیک بھی ہماری ذلت و رسوائی کی وجہ تارکِ قرآن ہونا تھا۔

وہ زمانے میں معزز تھے مسلماں ہو کر   اور تم خوار ہوئے تارکِ قرآں ہو کر

یہاں ہم یہ بھی تذکرہ کرتے چلیں کہ بانی تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمدؒ نے پاکستان میں نظام کی تبدیلی کے لیے انقلابِ نبوی ﷺ کی بڑی تفصیل سے وضاحت فرمائی ہے۔ اُس حوالے سے اُن کے آڈیو/ویڈیو لیکچرز بھی موجود ہیں اور اُن کی انتہائی اہم تصنیف منہج انقلاب نبوی ﷺ (جس کا خلاصہ اُن کے کتابچہ رسولِ انقلاب ﷺ کا طریقہ انقلاب کی صورت میں بھی موجود ہے) کا مطالعہ انتہائی مفید ہے۔ دوسری بات یہ کہ تنظیم اسلامی کے نزدیک ہمیں پُرامن، منظم اور غیر مسلح تحریک کے ذریعہ پاکستان میں اسلامی انقلاب برپا کرنے کی جدوجہد کرنا ہوگی۔ یہ اس لیے کہ موجودہ استحصالی و باطل نظام سے ایک بڑی تعداد میں افراد و اداروں کے مفادات وابستہ ہیں، لہٰذا ریاست اس انقلابی تبدیلی کے لیے کی جانے والی جدوجہد کو کچلنے کے لیے لامحالہ اپنی پوری طاقت استعمال کرے گی، جس کا ایک عام جماعت مقابلہ نہیں کرسکتی۔ پھر یہ کہ حکمران اور مقتدر حلقوں کے لوگ بھی مسلمان ہیں اور بہرحال خروج کرنے اور کسی مسلمان کی جان لینے کی فقہاء نے بڑی سخت شرائط بیان کی ہیں، جو ہمارا اس وقت کا موضوع نہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ انتخابی سیاست کے راستے نظام چل تو سکتا ہے لیکن بدل نہیں سکتا۔ ہم مختلف قسم کے نظام اور طرزِ ہائے حکومت اپنا کر 78 سال سے ٹھوکریں کھا رہے ہیں۔ پاکستان میں نفاذِ عدلِ اسلام ہمارے ایمان کا تقاضا ہے پھر یہ کہ موجودہ ملکی اور عالمی حالات کا منطقی اور عقلی تقاضا بھی اس کے سوا نہیں ہے کہ ہم اپنی اصل کی طرف لوٹیں۔ پاکستان کے دشمن ہماری نظریاتی اور جغرافیائی سرحدوں کو کمزور کرنے کی بھرپور کوشش کر رہے ہیں۔ ایک طرف اسرائیل اور امریکہ کی نظرِ بد پاکستان کے ایٹمی اور میزائل پروگراموں پر گڑی ہوئی ہے کہ اسے کیسے نقصان پہنچایا جائے تاکہ نیتن یاہو کے 'تاریخی' اور 'روحانی' مشن یعنی گریٹر اسرائیل کے قیام کے شیطانی منصوبہ کے راستے کی سب سے بڑی رکاوٹ کو ہٹایا جا سکے۔ حال ہی میں قطر پر حملہ کر کے حماس کی اعلیٰ سیاسی قیادت کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کا منصوبہ بنایا گیا جسے اللہ تعالیٰ نے ناکام بنا دیا، لیکن یہ ایک اٹل حقیقت ہے کہ اسرائیل کا سب سے اہم ہدف پاکستان کو کمزور کرنا ہے تاکہ گریٹر اسرائیل کے منصوبے کے راستے کی سب سے بڑی رکاوٹ کو دور کیا جا سکے۔ دوسری طرف مودی کا انتہا پسند انڈیا اکھنڈ بھارت اور ہندوتوا کے خوابوں کو پورا کرنے کے لیے پاکستان کو ''رام'' کرنے کے لیے بے چین ہے۔ اندرونی طور پر پاکستان بدترین سیاسی اور معاشی بحران کا شکار ہے۔ سوشل میڈیا کے ذریعے خصوصاً نوجوان نسل کی حیاء یعنی ایمان پر کاری ضربیں لگائی جا رہی ہیں۔ اگر انہیں قرآن اور صاحب قرآن ﷺ سے جوڑنے میں مزید غفلت برتی گئی تو شیطان کا ٹولا انہیں اُچک کر لے جائے گا۔ دہشت گردی کے عفریت نے بعض صوبوں میں امن و امان کو تباہ کر رکھا ہے اور مقتدر حلقے ماضی کی غلطیاں دہراتے ہوئے پھر آپریشن کر رہے ہیں۔

ماہِ ستمبر میں یوم دفاع (یا 10 مئی کو ہر سال یومِ 'بنیان مرصوص') منا کر ہم گہرے بادلوں کی طرح واضح طور پر چھائے ہوئے خطرات سے نہیں نمٹ سکتے۔ ہم یہ نہ بھولیں کہ 1971ء میں پاکستان پر اللہ تعالیٰ کے عذاب کا ایک کوڑا برسا جب سقوطِ ڈھاکہ، جسے اصلاً سقوطِ مشرقی پاکستان کہنا چاہیے، کا جانکاہ قومی و ملی سانحہ پیش آیا۔

پاکستان اسلام کے نام پر قائم ہوا تھا اور اسلام کے عطا کردہ عادلانہ نظام ہی میں پاکستان کی بقاء، سلامتی، سالمیت اور خوش حالی مضمر ہے۔ لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ جو مہلت اللہ تعالیٰ نے ہمیں دی ہے اُس سے بھرپور فائدہ اُٹھائیں۔ ہمارا کامل ایمان ہونا چاہیئے کہ صرف اللہ ہی ہمارا حقیقی سہارا ہے اُس کے سوا تمام سہارے دَجل و فریب ہیں جو ہماری ہلاکت کا باعث بنیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح فیصلہ کرنے اور پھر اُس پر استقامت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کے تقاضے

(حصہ دوم)

مسجد جامع القرآن، قرآن اکیڈمی لاہور میں امیر تنظیم اسلامی محترم شجاع الدین شیخ حفظہ اللہ کے 5 ستمبر 2025ء کے خطاب جمعہ کی تلخیص

(گزشتہ سے پیوستہ)

خطبۂ مسنونہ اور تلاوتِ آیاتِ قرآنی کے بعد!

گزشتہ خطاب جمعہ میں ہم نے 30 احادیث مبارکہ اور اُن کی مختصری وضاحت کو سمجھنے کی کوشش کی تھی۔ اُسی تسلسل میں آج بھی چند احادیث مبارکہ کا ترجمہ مختصر تشریح کے ساتھ اپنی اور آپ کی یاد دہانی کے لیے پیش کرنا مقصود ہے۔ سب سے پہلی حدیث مبارکہ بہت معروف ہے۔ اللہ کے رسول مکرم ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ صَمَتَ نَجَا)) (ترمذی) ”جس نے خاموشی اختیار کی وہ نجات پا گیا۔“

کئی احادیث کا حاصل یہ ہے کہ سب سے زیادہ جو شے لوگوں کو جہنم میں لے جانے والی ہے، وہ زبان کا غلط استعمال ہے۔ آج کے دور میں زبان کے استعمال میں وہ تمام ذرائع بھی شامل ہیں جن کے ذریعے انسان اپنی بات کو دوسروں تک پہنچاتا ہے، چاہیے وہ سوشل میڈیا ہو یا اخبارات ہوں، ٹی وی یا یوٹیوب چینلز ہوں۔ اگر کوئی ان ذرائع کو استعمال کرتے ہوئے فتنہ اور فساد پھیلا رہا ہے تو گویا وہ اپنے لیے جہنم کی آگ بھڑکا رہا ہے۔ بخاری شریف میں ایک اور حدیث ہے کہ جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے اُس کو چاہیے کہ یا تو خیر کی بات زبان سے نکالے یا خاموش رہے۔ جتنا زیادہ بولیں گے، اتنی زیادہ بے احتیاطی بھی ہوگی۔

دوسری حدیث بخاری شریف سے ہے۔ فرمایا:

((يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يُبَالِي الْمَرْءُ مَا أَخَذَ مِنْهُ أَمِنَ الْحَلَالِ أَمْ مِنَ الْحَرَامِ)) ”لوگوں پر ایسا زمانہ بھی آئے گا کہ بندے کو اس بات کا احساس بھی نہیں ہوگا کہ جو کچھ وہ کما رہا ہے وہ حلال ہے یا حرام ہے۔“

سیدنا عمر ؓ اپنے دورِ خلافت میں بازار میں جا کر دکانداروں سے پوچھتے تھے کہ اُنہوں نے کاروبار و تجارت کے حوالے سے حلال و حرام کے مسائل کو سیکھا ہے یا نہیں؟ جس نے نہیں سیکھے ہوتے تھے، اُس سے آپ ؓ فرماتے کہ دکان بند کرو اور پہلے اس حوالے سے حلال اور حرام کے مسائل سیکھو۔ بدقسمتی سے آج ان مسائل کا خیال نہیں رکھا جا رہا۔ حالانکہ مسلم شریف کی ایک حدیث کے مطابق مسلمان کو اس حد تک خیال رکھنا چاہیے کہ اگر کسی مال کے بارے میں حرام کا شبہ بھی ہو تو اس سے دور رہے۔

تیسری حدیث بیہقی شریف میں ہے۔ فرمایا:

((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ جَسَدٌ غُذِّيَ بِالْحَرَامِ)) ”وہ جسم جنت میں داخل نہ ہوگا جس کی پرورش حرام مال سے ہوئی ہو۔“ صحیح مسلم میں ایک اور حدیث ہے کہ حضور ﷺ ایک شخص کا ذکر کیا، جو لمبا سفر کر کے کعبہ کے پاس پہنچا،

مرتب: ابوابراہیم

اُس کے بال پراگندہ اور بدن غبار آلود ہے اور وہ اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اُٹھا کر یارب! یارب! پکار رہا ہے حالانکہ اُس کا کھانا حرام، پینا حرام، لباس حرام اور غذا حرام پھر اُس کی دعا کیسے قبول ہوگی! آج ہم اپنے بارے میں فکر کریں، اپنی اولاد کی پرورش کس طرح کر رہے ہیں؟ کیا ہم اُن کو جنت میں دیکھنا چاہتے ہیں یا نہیں؟

چوتھی حدیث بخاری شریف میں ہے اور بہت مشہور ہے۔ فرمایا: ((كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ)) ”دنیا میں ایسے رہو گویا کہ تم اجنبی ہو یا راہ چلتے مسافر ہو۔“ مسافر کا معاملہ کیا ہوتا ہے؟ کچھ دن کے لیے کسی علاقے میں قیام کرتا ہے اور پھر چلا جاتا ہے، وہ اُس علاقے کو اپنا مستقل ٹھکانہ نہیں سمجھتا اور نہ ہی اس نیت سے مال و دولت اکٹھا کرتا ہے کہ اُسے ہمیشہ وہاں رہنا ہے بلکہ اپنے ساتھ صرف اتنا ہی زادِ راہ رکھتا ہے جو عارضی قیام کے دنوں میں اُس کی ضروریات پوری کر سکے۔ اسی طرح ہمیں بھی اس دنیا میں ہمیشہ رہنے کے لیے نہیں بھیجا گیا بلکہ ہمارا دائمی ٹھکانہ آخرت ہے اور ہمیں آخرت کی فکر اور تیاری کرنی چاہیے۔

پانچویں حدیث بھی بہت معروف ہے۔ فرمایا:

((الْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ، وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ، وَالْعَاجِزُ مَنْ أَتْبَعَ نَفْسَهُ هَوَاهَا، وَتَمَنَّى عَلَى اللهِ)) ”عقلمند وہ ہے جو اپنے نفس کا محاسبہ کرے، اور موت کے بعد کی زندگی کے لیے عمل کرے اور عاجز وہ ہے جو اپنے نفس کو خواہشوں پر لگا دے، پھر اللہ تعالیٰ سے تمنائیں کرے۔“ آج ایک سے بڑھ کر ایک دانشور بنا پھرتا ہے، ساری دنیا کی ریسرچ کر لی لیکن آخر میں الحاد کی حالت میں مر گئے تو ایسی دانشوری کا کیا فائدہ؟ حضور ﷺ فرما رہے ہیں عقلمند وہ ہے جو اپنے نفس کا محاسبہ کرے اور اپنے آپ کو اللہ کی فرمانبرداری میں لے آئے۔ ہر نماز کی ہر رکعت میں اسی لیے ہم یہ دعا کرتے ہیں:

﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ۝﴾ ”ہم صرف تیری ہی بندگی کرتے ہیں اور کرتے رہیں گے اور ہم صرف تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں اور چاہتے رہیں گے۔“ آخرت میں وہی عمل کام آئے گا جو اللہ کی فرمانبرداری میں کیا ہوگا۔ بہت سے لوگ دنیا میں بہت مال و دولت کماتے ہیں لیکن جاتے ہوئے خالی ہاتھ ہوتے ہیں۔ لہٰذا ہمیں آخرت کو مدنظر رکھ کر اعمال کرنے چاہئیں، اصل عقلمندی یہی ہے۔ سورۃ النازعات کے آخر میں ہے کہ:

﴿وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَى ۝۴۰ فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوَى ۝۴۱﴾ ”اور جو کوئی ڈرتا رہا اپنے ربّ کے حضور کھڑا ہونے (کے خیال) سے اور اُس نے روکے رکھا اپنے نفس کو خواہشات سے، تو

یقیناً اُس کا ٹھکانہ جنت ہی ہے۔"

اس کے برعکس جو اپنے نفس کو خواہشات کے پیچھے لگا دے اور اسی غفلت میں زندگی گزار دے، وہ عقلمند نہیں ہے کیونکہ آخرت میں وہ تباہ و برباد ہو جائے گا۔

چھٹی حدیث قرض سے متعلق ہے۔ (جسے عربی میں دَین کہا جاتا ہے) قرض کا معاملہ ہمارے دین میں بڑا حساس ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ((يُغْفَرُ لِلشَّهِيدِ كُلُّ ذَنْبٍ إِلَّا الدَّيْنَ)) "شہید کے سارے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں بجز قرض کے۔" قرآن مجید کی طویل ترین آیت (البقرہ:282) قرض کے موضوع پر ہے جس سے ہمارے دین میں مالی معاملات کی حساسیت واضح ہوتی ہے۔ قرض کا معاملہ اتنا سنگین ہے کہ رسول اللہ ﷺ کسی مقروض کا جنازہ نہیں پڑھاتے تھے الا یہ کہ کوئی اُس کے قرض کی ادائیگی کا ذِمہ لیتا۔ آج ہم نے لگژری لائف سٹائل کو بنیادی ضرورت سمجھ لیا اور اس کے لیے قرض اور سود ہماری زندگیوں کا حصہ بن گیا اور اپنی عیاشیوں کے لیے ملک، قوم اور نسلوں کو بھی مقروض بنا دیا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں قرض سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

ساتویں حدیث آخرت کے بارے میں ہے۔ سیدنا ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے یہ آیت پڑھی: ﴿يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا﴾ "اس دن زمین اپنی خبریں بیان کرے گی۔" پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ اس کی خبریں کیا ہیں؟ لوگوں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی خبریں یہ ہیں کہ ہر مرد و زن نے زمین پر جو عمل بھی کیا ہوگا، یہ بول کر اس پر گواہی دے گی اور کہے گی: تو نے میری پشت پر فلاں فلاں دن یہ یہ عمل کیا تھا، یہی اس کی خبریں ہیں۔" ہم اس دنیا میں جو کچھ بھی کر رہے ہیں، ہر ہر لمحے کی ریکارڈنگ ہو رہی ہے اور روزِ محشر سارا اعمال نامہ سامنے رکھ دیا جائے گا اور کہا جائے گا: ﴿اِقْرَاْ كِتٰبَكَ ط﴾ (بنی اسرائیل:14) "اپنا نامۂ اعمال پڑھ"

قرآن کریم کہتا ہے کہ ہمارے وجود کے اعضاء بھی گواہی دیں گے۔ پھر یہ زمین بھی گواہی دے گی۔ سیدنا علی ؓ کے پاس جب خلافت کی ذِمہ داری تھی اور بیت المال میں اجناس وغیرہ تقسیم کرنے جاتے تھے تو سب تقسیم کرنے کے بعد وہاں کھڑے ہو کر دو رکعت نفل ادا کرتے تھے اور پھر زمین سے خطاب کرتے ہوئے فرماتے تھے: اے زمین! تو گواہ رہنا کہ علی ؓ پر جو ذِمہ داری ڈالی گئی، اُسے علی ؓ پورا کیا۔ معلوم ہوا کہ بندۂ مومن کو ہر لمحہ اللہ کی فرمانبرداری میں گزارنا چاہیے تاکہ روزِ قیامت اس کے خلاف کم سے کم فردِ جرم عائد ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

آٹھویں روایت بخاری شریف میں ہے۔ فرمایا: "جس نے اپنے کسی بھائی پر ظلم کیا ہو تو اُسے چاہئے کہ اُس سے (اس دنیا میں) معاف کرا لے۔ اس لیے کہ آخرت میں روپے پیسے نہیں ہوں گے۔ اس سے پہلے (معاف کرا لے) کہ اس کے بھائی کے لیے اس کی نیکیوں میں سے حق دلایا جائے گا اور اگر اس کے پاس نیکیاں نہ ہوں گی تو اس (مظلوم) بھائی کی برائیاں اُس پر ڈال دی جائیں گی۔"

حقوق العباد کا مسئلہ بہت حساس ہے۔ آج ہم نے اسے ہلکا سمجھ رکھا ہے اور قدم قدم پر دوسروں کے حقوق کو پامال کرنا ہمارے قومی مزاج میں شامل ہو چکا ہے۔ جو جس قدر بڑے عہدے پر ہے، وہ اتنا غاصب اور ظالم بن جاتا ہے، الا ماشاء اللہ۔ حالانکہ آخرت میں یہی مزاج ہمارے لیے بہت بڑے وبال کی شکل اختیار کرنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سمجھ عطا فرمائے۔ آمین!

نویں حدیث بہت مختصر مگر جامع ہے۔ فرمایا: ((إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيمِ)) "بے شک اعمال کا دار و مدار خاتمے پر ہے۔" کچھ عرصہ قبل ایک آسٹریلین بوڑھی خاتون نے اسلام قبول کیا اور 72 گھنٹے بعد اُس کی وفات ہوگئی۔ سبحان اللہ۔ ایمان پر خاتمہ ہوا جبکہ اس کے برعکس کتنے ہی لوگ ہیں جو چالیس، پچاس، ساٹھ سال تک اسلام پر جیتے ہیں لیکن آخر میں کوئی ملحد ہو گیا، کوئی قادیانی ہو گیا، کوئی ہندو بن گیا۔ استغفر اللہ۔ یعنی اختتام کفر پر ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسے انجامِ بد سے بچائے۔ انسان بہت کمزور ہے اور شیطان بہت طاقتور ہے۔ خاص طور پر آخری لمحات میں شیطان بہت زور لگاتا ہے کہ انسان کا خاتمہ کفر اور شرک پر ہو جائے۔ ایک بندہ 70 برس تک ثابت قدم رہا لیکن آخر میں جا کر زہر پی لیا، ساری زندگی کے اعمال کچھ کام نہ آئے۔ اللہ تعالیٰ ہماری حفاظت فرمائے۔ اسی لیے دوسروں کے لیے دعائے مغفرت مانگنے سے پہلے اپنے لیے بخشش کی دعا کی جاتی ہے: ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا)) "اے اللہ! زندہ اور مردہ لوگوں کی مغفرت فرما دے۔"

دسویں حدیث بھی بہت مشہور ہے اور بار بار تنظیم اسلامی کے دروس میں بھی اس کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ فرمایا: ((وَالْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَكَ أَوْ عَلَيْكَ)) "اور قرآن تمہارے حق میں یا تمہارے خلاف حجت ہے۔" یعنی روزِ محشر قرآن مجید یا تو تمہارے حق میں گواہی دے گا، تمہاری شفاعت کا ذریعہ بنے گا یا پھر تمہارے خلاف گواہی دے گا۔ ذرا سوچئے! جس شخص کے خلاف قرآن گواہی دے گا اُس کی تباہی اور بربادی کتنی بڑی ہوگی۔ آج ہم اپنا جائزہ لیں کہ ایک طرف اللہ کا قرآن ہو اور دوسری طرف سمارٹ فون ہو تو ہم زیادہ وقت کس میں صرف کرتے ہیں؟ سمارٹ فون میں تو سب انسانوں کا کہا، لکھا ہوا ہے اور اکثر جھوٹ اور باطل پر مبنی مواد ہوتا ہے جبکہ قرآن میں خالقِ کائنات کا کلام ہے اور اُس میں ہمارے لیے زندگی بھر کی رہنمائی اور ہدایت موجود ہے۔ ہم کس کو ترجیح دے رہے ہیں؟ قرآن مجید کا حق ہے کہ ہم اس کو کھول کر پڑھیں، سمجھنے کی کوشش کریں اور اس کی تعلیمات کے مطابق زندگی گزارنے کو اپنی ترجیح اول بنائیں۔ اگر ہم ایسا نہیں کر رہے تو یہی قرآن روزِ قیامت ہمارے خلاف گواہی دے گا کہ اس بندے نے مجھ سے منہ موڑا اور مجھے ترک کر دیا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں آخرت کی اس بربادی سے بچائے اور قرآن مجید کے حقوق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ان دو خطبات جمعہ میں ہم نے 40 احادیث مبارکہ کا مطالعہ کیا۔ مقصد یہ تھا کہ ماہ ربیع الاول میں جہاں ہم حضور ﷺ سے محبت کے دعوے کرتے ہیں، میلاد کے جشن مناتے ہیں، خصوصاً 12 ربیع الاول کے دن بڑا ہلا گلا ہوتا ہے۔ لیکن ذرا ہم سوچیں کہ کیا ہم حضور ﷺ کی تعلیمات پر عمل بھی کر رہے ہیں یا نہیں؟ کیا آپ ﷺ کی تعلیمات اور احکامات پر عمل نہ کرنے کی صورت میں آپ ﷺ سے ہماری محبت کے دعوے سچے ہو سکتے ہیں؟ آپ ﷺ کی نافرمانی کی صورت میں کیا ہمارے زبانی دعوے کسی کام آئیں گے؟

ہم 12 ربیع الاول کے حوالے سے بڑی بحثیں کرتے ہیں، اس کو منانے، نہ منانے کے دلائل پیش کرنے کے لیے سب فلاسفر اور مفسر بن جاتے ہیں۔ اس کے برعکس اگر ہم آپ ﷺ کی تعلیمات کو بیان کریں اور اُن تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کریں تو یہ سچا اُمتی بننے اور آپ ﷺ سے محبت کا اصل تقاضا ہوگا۔ حضور ﷺ سے محبت تو ایمان کا تقاضا ہے۔ جیسا کہ ابن ماجہ میں ایک حدیث کے الفاظ ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: ((لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى

أَكُوْنَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ)) ''تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں اُس کے نزدیک اُس کی اولاد، اس کے والد، اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔''

لیکن آپ ﷺ سے محبت کے تقاضے کیا ہیں؟ اس حوالے سے بھی آپ ﷺ نے خود رہنمائی عطا فرمائی ہے۔ جیسا کہ فرمایا: ((مَنْ أَحَبَّ سُنَّتِيْ فَقَدْ أَحَبَّنِيْ وَمَنْ أَحَبَّنِيْ كَانَ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ)) ''جس نے میری سنت سے محبت کی اُس نے مجھ سے محبت کی، اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا۔''

معلوم ہوا کہ آپ ﷺ سے محبت کا سب سے بڑا تقاضا یہ ہے کہ آپ ﷺ کی سنت کے مطابق زندگی گزاری جائے۔ اللہ تعالیٰ بھی اپنی محبت کے لیے ثبوت مانگتا ہے۔ فرمایا: ﴿قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ﴾ (آل عمران:31) ''(اے نبی ﷺ!) کہہ دیجیے کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا۔''

اسی طرح اللہ کے پیغمبر ﷺ بھی اپنی محبت کے لیے ثبوت مانگ رہے ہیں کہ جس نے میری سنت سے محبت کی اُس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا۔

اب ہم میں سے کون ہے جو نہیں چاہتا کہ حضور ﷺ کا ساتھ جنت میں ملے۔ مگر ہم تنہائی میں بیٹھ کے سوچیں! کیا آج ہمارا مجموعی طرزِ عمل کیا سنت رسول ﷺ کی نمائندگی کر رہا ہے؟ ہماری گفتگو، ہمارا چال چلن، ہمارا کردار، ہمارے اعمال کیا سنت رسول ﷺ سے کوئی مطابقت رکھتے ہیں؟ آج ہمارے شب و روز کے معاملات کیا ہیں؟ ہمارے ہاں شادی بیاہ کے مواقع پر سنت رسول ﷺ کا خیال رکھا جا رہا ہے یا سنت اور شریعت کی دھجیاں اُڑائی جا رہی ہیں؟

کسی نے بڑے دل سے ایک آرٹیکل لکھا ہے کہ ہم محبت رسول ﷺ کے بڑے دعوے کرتے ہیں اور بڑی محبت سے اُن کو بلاتے ہیں۔ ذرا سوچیے! اگر آج رسول اللہ ﷺ آپ کے گھر کے دروازے پر آجائیں تو کیا آپ فوری طور پر انہیں گھر میں بلائیں گے؟ کیا آپ کے گھر کی دیواروں پر لگی ہوئی تصویریں اور آپ کی الماری میں رکھی ہوئی چیزیں اور بک شیلف میں لگی ہوئی کتابیں آپ اُن کو دکھا سکیں گے؟ آپ گھر میں لگی ایل سی ڈی کی سکرین دکھا سکیں گے؟ اپنے کمپیوٹر اور سمارٹ فون اُن کو دکھا سکیں گے؟ آج فیشن کے نام پر جو لباس پہنا جا رہا ہے اُس میں آپ ﷺ کا سامنا کیسے کیا جائے گا؟ آج ہمارے ہاں شادی بیاہ کی جو رسمیں اور تقریبات ہوتی ہیں کیا، ہم انؐ کو دکھانے کے قابل ہیں؟

ان ساری چیزوں سے ہم خود اپنا جائزہ لے سکتے ہیں کہ ہمارا آپ ﷺ سے محبت کا دعویٰ کتنا سچا ہے۔

حضور ﷺ نے تو عدل و انصاف کا نظام قائم کرنے کے لیے طائف اور اُحد میں اپنا خون بہایا، اپنے پیاروںؓ کی لاشیں اُٹھائیں، دو دو ماہ تک چولہا نہیں جلتا تھا۔ اللہ کے دین کے لیے آپ ﷺ نے اپنا گھر بار چھوڑا، ہجرت کے مصائب اُٹھائے، جہاد کیا اور اللہ کے دین کو قائم کر کے ہمارے حوالے کیا۔ آج رسول اللہ ﷺ کی اُمت ذبح ہو رہی ہے، غزہ میں معصوم بچے اور خواتین شہید ہو رہے ہیں اور 2 ارب مسلمان اُن تک پانی کی ایک بوتل تک نہیں پہنچا رہے، کیا اُمت کے یہ حالات دیکھ کر آپ ﷺ خوش ہوں گے؟ کیا آج ہمارے حکمرانوں کی حرکتیں ایسی ہیں کہ ہم حضور ﷺ سے بیان کر سکیں؟

حضور ﷺ کی 23 برس کی سب سے بڑی سنت اللہ کے دین کے قیام کی جدوجہد کرنا ہے۔ آپ ﷺ کے بعد آپ ﷺ کے صحابہ کرام ؓ نے اپنی پوری پوری زندگیاں اس سنت کی پیروی میں گزار دیں اور دنیا کے دور دراز علاقوں میں جا کر اللہ کے دین کو قائم کرنے کی جدوجہد کی۔ جنت البقیع میں چند سو صحابہ ؓ کی قبریں ہیں جبکہ باقی تمام کی قبریں دنیا کے دور دراز علاقوں میں ہیں۔ یہ اس بات کی علامت ہے کہ صحابہ ؓ نے اپنے گھر بار، تجارت، وطن اور دنیوی زندگی کو ترجیح نہیں دی بلکہ آپ ﷺ سے محبت کو اپنے گھر بار، اپنے کاروبار، اپنے پیاروں پر ترجیح دی اور آپ ﷺ سے محبت کے اصل تقاضے کو پورا کرنے کے لیے دنیا میں نظام عدل اجتماعی کے قیام کی جدوجہد میں حصہ لیا۔

آج ہمارا طرز زندگی کیا ہے؟ ذرا تنہائی میں بیٹھ کر ہم سوچیں کہ کیا ہم حضور ﷺ سے محبت کے تقاضوں پر عمل پیرا ہیں؟ کیا آپ ﷺ 23 برس کی سنت کو ہم نے بھلا نہیں دیا؟ آج ہم سال میں ایک مرتبہ 12 ربیع الاول منا کر یا واجبی سی، رسمی سی چند کارروائیوں پر مطمئن ہو کر بیٹھ گئے کہ شاید سنت کے تقاضے پورے ہو گئے۔ حالانکہ ایسا قطعاً نہیں ہے۔ حضور ﷺ اُمت کو ایک مکمل دین دے کر گئے تھے، دعوتِ دین اور نفاذِ دین کی سنت بھی دے کر گئے تھے۔ اس مکمل دین پر عمل پیرا ہوں گے اور ان سنتوں پر بھی عمل پیرا ہوں گے تو آپ ﷺ سے محبت کے دعویٰ پر سچے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حضور ﷺ سے سچی محبت بھی عطا فرمائے اور اس کے تقاضوں پر عمل پیرا ہونے کی توفیق بھی عطا فرمائے۔ آمین!

گوشۂ انسدادِ سود

وفاقی شرعی عدالت کے 14 سوال اور ان کے جوابات

(گزشتہ سے پیوستہ)

آیت کریمہ کے اس حصے نے واضح کر دیا کہ رأس المال سے زیادہ وصول کرنا سود ہے اور یہ مقروض پر ظلم ہے اور اس میں کمی کرنا قرض خواہ پر ظلم ہے لہٰذا ''لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ'' کا مطلب یہ ہوا کہ مقروض قرض خواہ کی اصل رقم میں کمی نہ کرے اور قرض خواہ اصل رقم پر اضافہ نہ لے۔ تمام جید مفسرین کرام نے اس کی وضاحت یوں ہی کی ہے کہ ''لَا تَظْلِمُوْنَ'' سے مراد یہ ہے کہ زیادتی نہ کرو اور ''وَلَا تُظْلَمُوْنَ'' سے مراد یہ ہے کہ رأس المال میں کمی نہ کی جائے۔ ملاحظہ ہو تفسیر ابن کثیر، تفسیر معالم التنزیل، تفسیر روح المعانی، تفسیر جامع البیان۔ (جاری ہے)

بحوالہ: ''انسدادِ سود کا مقدمہ اور وفاقی شرعی عدالت کے 14 سوال'' از حافظ عاطف وحید

آہ! فیڈرل شریعت کورٹ کے سود کے خلاف فیصلہ کو 1238 دن گزر چکے!

قطر پر حملہ ممکن ہی نہیں تھا جب تک امریکہ اور مشرق وسطیٰ میں اس کے اتحادی ممالک آن بورڈ نہ ہوتے: رضاء الحق

عرب حکمرانوں کو اب سمجھ جانا چاہیے کہ امریکہ کے ہاتھوں بلیک میل ہونے کی بجائے ترکیہ، ایران اور پاکستان کا ساتھ دیں اور مشترکہ طور پر اپنی سکیورٹی کے انتظامات کریں: توصیف احمد خان

”قطر میں حماس کے مذاکراتی وفد پر اسرائیلی حملہ“

پروگرام ”زمانہ گواہ ہے“ میں معروف تجزیہ نگاروں اور دانشوروں کا اظہار خیال

میزبان: وسیم احمد باجوہ

سوال: حماس کا ایک وفد سیز فائر کے لیے مذاکرات کرنے قطر آیا ہوا تھا۔ اسرائیل نے اس وفد پر تابڑ توڑ ظالمانہ فضائی حملے کیے ہیں۔ آپ کیا سمجھتے ہیں کہ اسرائیل کی یہ حرکت بین الاقوامی قوانین اور انسانیت کے لحاظ سے بہت بڑا جرم نہیں ہے؟

توصیف احمد خان: اسرائیل بین الاقوامی قوانین کی خلاف ورزی تو روز ہی کرتا ہے، پچھلے 48 گھنٹوں میں اُس نے نہ صرف قطر بلکہ شام، لبنان، تیونس اور اب یمن پر فضائی حملے کیے ہیں۔ صہیونی کسی قانون اور انسانیت کو خاطر میں نہیں لا رہے۔ نسل کشی اُن کے ڈی این اے میں شامل ہے۔ اسرائیل انسانیت کی بنیاد پر تو وجود میں ہی نہیں آیا۔ وہ کالونیل ازم کی پیداوار ہے اور کالونیل ازم کا بنیادی اصول یہ تھا کہ دیگر قوموں کو قتل کرکے اُن کی زمینوں پر جبراً قبضہ کرو اور اپنی حکومت قائم کرو۔ جس جس نے بھی ان پر احسان کیا ہے، اُس کو انہوں نے ڈسا ہے، لہٰذا انسانیت کا درس انہیں نہیں دیا جا سکتا ہے۔ ان کے شر سے بچنے کا صرف ایک ہی طریقہ ہے کہ اپنی سکیورٹی کو مضبوط کریں۔ لیکن اگر مسلم ممالک نے اپنی سکیورٹی کو ٹھیکے پر دے رکھا ہے تو پھر اُن کے ساتھ وہی کچھ ہوگا جو آج ہو رہا ہے کیونکہ ان ممالک نے جس امریکہ کو اپنی سکیورٹی کا ٹھیکہ دیا ہوا ہے وہ اُن سے پیسے لے کر اسرائیل کو اسلحہ دے رہا ہے اور اُسی اسلحہ سے ان کو مار پڑ رہی ہے۔ شام اور لبنان میں اسرائیل بار بار حملے اس لیے کر رہا ہے کہ وہ اُن کو مصروف رکھنا چاہتا ہے۔ اس پورے منصوبے میں امریکہ بھی اسرائیل کے ساتھ شامل ہے۔ وہ مشرق وسطیٰ کی ری ڈیزائننگ کر رہا ہے۔ قطر پر حملہ سے پہلے اسرائیلی قطر کی منتیں کر رہے تھے کہ وہ مغربی کنارہ اور غزہ میں تعمیراتی کاموں پر خرچ کرے۔ یہ کتنی بڑی سازش ہوگی کہ حماس کی پوری قیادت کو کہا گیا کہ آپ قطر تشریف لائیں اور جب وہ آئے تو اُن پر حملہ کر دیا گیا۔ اللہ کا شکر ہے کہ حماس کی لیڈر شپ بچ گئی۔ افسوسناک پہلو یہ ہے کہ جو ان کی سکیورٹی پر مامور تھے وہ دشمن کے لیے جاسوسی کر رہے تھے، حملے سے پہلے ریڈار سسٹم کو ڈاؤن کیا گیا۔ قطر کا دفاعی بجٹ 14 بلین ڈالر ہے جو کہ پاکستان سے کہیں زیادہ ہے جبکہ ان کی فوج صرف 22 ہزار ہے۔ ان کی ایئر فورس کے پاس ایف 15، رافیل اور ایف 35 طیارے بھی ہیں۔ اس کے علاوہ ٹائیفون ففتھ جنریشن

مرتب: محمد رفیق چودھری

طیارے بھی ہیں۔ پھر پیٹریاٹ ایئر ڈیفنس میزائل سسٹم موجود ہے۔ ابھی انہوں نے تھاڈ میزائل کا بھی سودا کیا ہے۔ یہ سب امریکی اسلحہ ہے اور یہ تبھی چلے گا جب امریکہ چاہے گا۔ اُس کے ایک لاکھ فوجی قطر میں موجود ہیں اور قطر کو ایک طرح سے امریکی اڈا بنا دیا ہے۔ وہ یہاں سے پورے مشرق وسطیٰ کو مانیٹر کر رہے ہیں۔ یہ سب مصیبت عربوں نے اپنے لیے خود پیدا کی ہے، انہیں بتایا گیا کہ ایران تمہارا دشمن ہے اور ایران کو بتایا گیا کہ عرب تمہارے دشمن ہیں اور اسی بہانے امریکہ نے خطے میں اپنے پنجے گاڑ لیے۔ آپ دیکھئے کہ جب ایران نے امریکہ کے خلاف جوابی وار کیا تو ظاہر ہے امریکہ اس کے لیے تیار تھا۔ لیکن قطر ہو یا سعودی عرب ان کی سکیورٹی ان کے اپنے ہاتھ میں نہیں ہے۔ اب وہ چاہیں تو بدلہ نہیں لے سکتے اور نہ ہی ان کی بادشاہتیں محفوظ رہیں گی۔

سوال: قطر امریکہ کا اتحادی ہے، کیا اسرائیل نے قطر پر حملہ امریکہ کے خلاف جا کر کیا ہے یا پھر کہیں قطر بھی حماس کے خلاف امریکہ یا اسرائیل کا ساتھ دے رہا ہے؟

رضاء الحق: اسرائیل کو امریکہ کی مکمل حمایت بلکہ معاونت حاصل ہے، امریکہ میں جو بھی پارٹی حکومت میں ہو، چاہے ری پبلکن ہوں یا ڈیموکریٹس ہوں، ان میں نیوکانز لابی سرفہرست ہوتی ہے جن کو عیسائی صہیونی بھی کہا جاتا ہے۔ ان کی مرضی کے بغیر امریکہ میں کوئی فیصلہ نہیں ہوتا۔ AIPAC امریکہ کا بڑا ادارہ ہے جو اسرائیل اور امریکہ کے درمیان معاملات کو ڈیل کرتا ہے، اس ادارے کی حمایت حاصل کیے بغیر کوئی امریکہ کا صدر نہیں بن سکتا۔ قرآن مجید میں مسلمانوں کو آج سے 14 سو سال پہلے ہی بتا دیا گیا تھا کہ: ﴿وَلَنْ تَرْضٰی عَنْكَ الْیَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰی حَتّٰی تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ؕ﴾ (البقرہ: 120)
”اور (اے نبی ﷺ! آپ کسی مغالطے میں نہ رہیے) ہرگز راضی نہ ہوں گے آپؐ سے یہودی اور نہ نصرانی جب تک کہ آپؐ پیروی نہ کریں ان کی ملت کی۔“

وہ کبھی بھی مسلمانوں کی حمایت نہیں کریں گے جب تک کہ مسلمان مکمل طور پر ان کی تہذیب اور مذہب کو اختیار نہ کر لیں۔ اسی طرح فرمایا:

﴿لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوا الْیَهُوْدَ وَالَّذِیْنَ اَشْرَكُوْا ۚ﴾ (المائدہ: 82)
”تم لازماً پاؤ گے اہلِ ایمان کے حق میں شدید ترین دشمن یہود کو اور اُن کو جو مشرک ہیں۔“

یہاں یہود کو مسلم دشمنی میں پہلے نمبر پر رکھا گیا ہے۔ اس کے بعد مسلمانوں کے سب سے بڑے دشمن مشرک ہیں اور ان میں بھارت کے ہندو سرفہرست ہیں۔ آج ہم دیکھ سکتے ہیں کہ یہود و ہنود کا گٹھ جوڑ کھل کر سامنے آ گیا ہے۔

اس کے بعد نصاریٰ کا ذکر آیا کہ وہ مسلمانوں سے نرمی رکھیں گے۔ لیکن امریکہ اور یورپ کی حکومتوں میں وہ نصاریٰ نہ ہونے کے برابر ہیں۔ البتہ روس میں آرتھوڈاکس عیسائی موجود ہیں جو اس معیار پر کچھ پورا اُترتے ہیں۔ جہاں تک یہود کی دھوکہ دہی کا تعلق ہے تو قرآن مجید میں سورۃ البقرہ کے پانچویں رکوع سے لے کر پندرویں رکوع تک اسی موضوع پر کلام ہوا ہے اور کھول کھول کر یہود کے مکر و فریب کو بیان کیا گیا ہے۔ یہاں تک کہ انہوں نے انبیاء کرام ﷺ کو بھی شہید کیا اور اللہ کے دین کا مذاق اُڑایا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اپنے تئیں سولی چڑھا دیا اور اللہ کے آخری رسول ﷺ کا بھی نہ صرف انکار کیا بلکہ ان کے خلاف (معاذ اللہ) قتل کی سازشیں بھی کیں۔ موجودہ اسرائیلی وزیر اعظم سمیت تمام اعلیٰ عہدیداران تو نسلی یہودی بھی نہیں ہیں۔ یہ اشکنازی یہودی ہیں جو یورپ، امریکہ اور روس سے ہجرت کر کے آئے ہیں۔ حماس کے سینئر لیڈر اور ترجمان ڈاکٹر خالد قدومی کا بیان ہے کہ ہمارے ساتھ ہمیشہ یہی ہوتا ہے کہ امریکہ کہتا ہے کہ ہم مذاکرات کریں گے اور پھر اسرائیل کے ساتھ مل کر ہم پر حملہ کر دیتا ہے۔ قطر پر حملہ ممکن ہی نہیں تھا جب تک امریکہ اور مشرق وسطیٰ میں اس کے اتحادی ممالک آن بورڈ نہ ہوں۔ ہم دیکھ سکتے ہیں کہ برطانوی بحری جہاز قطر سے نکلا، اسرائیلی طیاروں کو فیول فراہم کیا اور واپس قطر چلا گیا۔ اس کے بعد اُنہی اسرائیلی طیاروں نے 12 حملے کیے ہیں۔ عرب ممالک جانتے ہیں کہ ان کے لیے آخری لائن آف ڈیفنس فلسطینی جنگجو ہیں۔ جب تک اسرائیل ان کے ساتھ مصروف رہے گا وہ بچے رہیں گے اس لیے فلسطینی جنگجوؤں کی مدد کرنا ان کی مجبوری بھی ہے۔ حالیہ دنوں میں بھی مشرقی یروشلم میں عرب مجاہدین نے 6 اسرائیلیوں کو جہنم واصل اور 12 کو زخمی کیا ہے۔ ایسے ہی حملوں کی وجہ سے اسرائیل نے 2006ء میں بھی غزہ کو چھوڑا تھا۔ شنید ہے کہ قطر پر اسرائیلی حملے کا منصوبہ ترکیہ نے لیک کیا اور قطر کو بتایا جس نے حملے سے قبل حماس کی اعلیٰ قیادت کو محفوظ مقام پر منتقل کر دیا، تاہم 5 افراد پھر بھی شہید ہو گئے۔ اس کا مطلب ہے کہ مسلم ممالک کی حکومتیں اسرائیلی عزائم سے واقف ہیں۔ اسرائیلی حکومت تلمودی نظریات پر عمل پیرا ہے جس میں یہودیوں کے علاوہ باقی تمام انسانوں کو جنٹائلز اور گویمز قرار دیا گیا ہے جن کی جان، مال، عزت اور زمین کی یہود کے نزدیک کوئی حیثیت نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسرائیلی عہدیداران سرعام گریٹر اسرائیل کے نقشے لہراتے اور عربوں کو ختم کرنے کی باتیں کر رہے ہیں۔

سوال: 7 اکتوبر 2023ء سے لے کر اب تک امریکہ کا کردار مشکوک رہا ہے جس کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ اس نے غزہ میں جنگ بندی کی 8 قراردادوں کو ویٹو کیا ہے۔ قطر پر اسرائیلی حملہ کے بعد بھی ایک طرف ڈونلڈ ٹرمپ ٹویٹ کرتا ہے کہ یہ حماس کے لیے وارننگ ہے کہ وہ اسرائیلی قیدیوں کو رہا کر دے اور دوسری طرف اُس کا بیان ہے کہ قطر پر حملہ امریکی پلان نہیں ہے۔ امریکہ کے اس طرزِ عمل کے متعلق آپ کیا کہیں گے؟

امریکہ ہمیشہ مذاکرات کی بات کرتا ہے اور پھر اسرائیل کے ساتھ مل کر ہم پر حملہ کر دیتا ہے: ڈاکٹر خالد قدومی (سینئر لیڈر اور ترجمان حماس)

توصیف احمد خان: امریکہ کھل کر اسرائیل کا ساتھ دے رہا ہے، اُسے اسلحہ بارود اور تمام تر جنگی معاونت فراہم کر رہا ہے۔ وہ کھل کر ہمارے خلاف جنگ میں کود پڑے ہیں لہٰذا ہمیں بھی اب کھلے ذہن سے اس بات کو تسلیم کر لینا چاہیے کہ وہ ہمارے دشمن ہیں۔ ڈونلڈ ٹرمپ نے اپنے پہلے دورِ حکومت میں بھی قطر کو دہشت گردوں کا سرپرست قرار دیا تھا۔ اس کے باوجود اُس کی الیکشن مہم پر قطر نے اربوں ڈالرز خرچ کیے کہ کسی طرح ٹرمپ سے تعلقات بہتر ہو جائیں، اس کے بعد ایک ٹریلین ڈالر قطر کے دورے کے دوران بھی ٹرمپ لے گیا لیکن اس سب کا نتیجہ یہ نکلا۔ اب قطر سمیت تمام مسلم ممالک کو سمجھ لینا چاہیے کہ امریکہ کبھی ان کا دوست نہیں ہو سکتا، لہٰذا اُس پر اپنی دولت خرچ کرنے کی بجائے انہیں اپنے دفاع کو خود مضبوط کرنا چاہیے۔ امریکہ اب بھی قطر پر پریشر ڈال رہا ہے کہ وہ حماس سے منوائے کہ وہ اسرائیلی قیدیوں کو چھوڑ دے اور سرینڈر کر دے ورنہ حماس پر سخت حملہ کیا جائے گا۔ ڈونلڈ ٹرمپ کا تعلق ایونجلک گروپ سے ہے جو گریٹر اسرائیل کے منصوبے میں صہیونیوں کے ساتھ ہیں، وہ کسی صورت جنگ بندی نہیں چاہتے۔ یہی وجہ ہے کہ ایران کے ساتھ مذاکرات کا اعلان کرنے کے باوجود اُس پر حملہ کر دیا۔ اب یہی کام انہوں نے قطر میں بھی کیا ہے۔ مسلم حکمرانوں کی اپنی غلطیاں بھی ہیں جیسا کہ ماضی میں مراکش کا ایک بادشاہ اسرائیل کا جاسوس بن گیا تھا اور مسلم ممالک کے منصوبے اسرائیل کو بتا دیتے تھے۔ اس کے برعکس اگر مسلم ممالک آپس میں اتحاد کر لیں اور مل کر اپنے دفاع کو مضبوط کریں تو کوئی ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکے گا۔ اگر ایسا نہیں کریں گے تو سب کو مار پڑے گی۔ گریٹر اسرائیل کا پہلا فیز 1967ء کی جنگ سے ہی شروع ہو چکا تھا جب اس نے گولان سمیت شام، مصر، لبنان اور فلسطین کے کئی علاقوں پر قبضہ کر لیا تھا۔ اب بھی اگر مسلم ممالک متحد نہ ہوئے تو پھر ان کی حکومتیں بھی نہیں بچیں گی اور نہ ریاستیں بچیں گی۔ اسرائیلی وزیر خزانہ بھارت کے دورے پر ہے اور اس نے بھارت کے ساتھ سائبر سکیورٹی ڈیفنس کا معاہدہ بھی کیا ہے۔ واضح ہو رہا ہے کہ انڈیا اور اسرائیل پاکستان کے خلاف دوبارہ جنگ کی تیاری کر رہے ہیں کیونکہ ان کے نزدیک پاکستان ان کا سب سے بڑا دشمن ہے۔ اسرائیل بلوچستان میں بھی فساد بڑھانے پر سرمایہ کاری کر رہا ہے۔

سوال: اسرائیل اور امریکہ نے مل کر جب ایران پر حملہ کیا تھا تو اس وقت عرب ممالک خاموش تھے۔ اب عرب ممالک کے ساتھ جو کچھ ہو رہا ہے یہ اُسی خاموشی کا نتیجہ تو نہیں ہے؟

رضاء الحق: اس سے پہلے بھی کئی ایسے واقعات ہوئے جن میں اگر عرب ممالک سٹینڈ لیتے تو آج حالات مختلف ہوتے۔ سب سے پہلے تو عربوں نے سلطنت عثمانیہ کے خلاف برطانیہ اور فرانس کا ساتھ دیا اور اس طرح اُمت ٹکڑے ٹکڑے ہو کر بکھر گئی۔ بدلے میں 30 چھوٹے چھوٹے ملک مغرب نے عرب سرداروں کو تحفتاً دے دیئے۔ جیسا کہ اردن کی بادشاہت شریف مکہ کے بیٹے کو مل گئی۔ مگر پوری اُمت دشمنوں کے نرغے میں چلی گئی۔ اب بھی اگر ایران، پاکستان، ترکیہ اور دیگر مسلم ممالک متحد ہو کر ایک بلاک بنا لیں تو اُمت کا دفاع ممکن ہے ورنہ چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں تقسیم رہنے سے مسلم اُمہ کا دفاع نہیں ہو سکتا۔ عرب حکمران چاہتے ہیں کہ امریکہ کو تاوان دے کر اپنی کرسی اور ملک کو بچا لیا جائے۔ حالانکہ ایسا نہیں ہو سکتا۔ قرآن میں یہ بات پہلے سے بتا دی گئی ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰٓى اَوْلِيَآءَ ۘ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؕ

﴿وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝﴾ (المائدہ:51)

''اے ایمان والو! یہود و نصاریٰ کو اپنا دلی دوست (حمایتی اور پشت پناہ) نہ بناؤ۔ وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ اور تم میں سے جو کوئی ان سے دلی دوستی رکھے گا تو وہ ان ہی میں سے ہوگا۔ یقیناً اللہ ایسے ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا۔''

یہ بات آج ثابت ہو رہی ہے۔ نبی کریم ﷺ کے دور میں بلادِ شام میں فلسطین کے کچھ علاقے، اردن اور لبنان بھی شامل تھے۔ احادیث میں پیشین گوئی موجود ہے کہ ان علاقوں میں جہاد کبھی ختم نہیں ہوگا اور ایک جماعت ہمیشہ حق پر رہتے ہوئے جہاد کرتی رہے گی۔ ایک دوسری حدیث کا مفہوم ہے کہ تمہاری عربوں کے ساتھ جنگ ہوگی اور اللہ تمہیں فتح دے گا، پھر اہل فارس کے ساتھ جنگ ہوگی اور اللہ تمہیں فتح دے گا، پھر اہل روم کے ساتھ جنگ ہوگی اور اللہ تمہیں فتح نصیب فرمائے گا۔ پھر تمہاری جنگ دجال کے خلاف ہوگی اور اللہ تعالیٰ تمہیں اس میں بھی فتح عطا فرمائے گا۔ اس کے بعد آپ ﷺ خاموش ہو گئے۔ معلوم ہوا کہ اس کے بعد پھر قیامت کا ہی معاملہ ہوگا۔ اگر مسلم ممالک مستقبل کے اس منظر نامہ کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنی منصوبہ بندی اور تیاری کریں تو انہیں امریکہ اور اسرائیل کا خوف نہیں رہے گا اور نہ ہی ان پر بھروسا کر کے دھوکہ کھائیں گے۔ اگر مسلم ممالک متحد ہوں گے تو ممکن ہے روس اور چین بھی ان کا ساتھ دیں ورنہ وہ بھی خاموش رہیں گے کیونکہ وہ دیکھ رہے ہیں کہ اگر عرب ممالک آواز نہیں اُٹھا رہے تو انہیں کیا ضرورت پڑی ہے۔

سوال: غزہ میں لوگ بھوک اور پیاس سے شہید ہو رہے ہیں، حتیٰ کہ معصوم بچے شہید ہو رہے ہیں اور سوشل میڈیا پر ان کی جو تصاویر آ رہی ہیں، اُن کو دیکھنے کی ہمت نہیں ہوتی، ابھی 44 ممالک نے انسانی بنیادوں پر 50 سے زائد بحری جہازوں کا امدادی قافلہ اہل غزہ کی مدد کے لیے بھیجنے کا اعلان کیا ہے جسے گلوبل صمود فلوٹیلا قرار دیا جا رہا ہے۔ کوشش کی جائے گی کہ اسرائیلی محاصرہ کو توڑ کر یہ امداد اہل غزہ تک پہنچائی جائے، سینیٹر مشتاق احمد خان سمیت پانچ لوگ پاکستان سے بھی اس قافلہ میں شامل ہیں۔ 2012ء میں بھی فریڈم فلوٹیلا کے نام سے اسی طرح کا ایک امدادی قافلہ روانہ ہوا تھا مگر اسرائیل نے اس پر حملہ کیا تھا، کیا حالیہ قافلہ اسرائیلی محاصرہ کو توڑ کر اہل غزہ تک پہنچ پائے گا؟

توصیف احمد خان: یہ قافلہ محاصرہ توڑنے کے لیے نہیں بلکہ امداد پہنچانے کے لیے جا رہا ہے اور یہ وہاں جا کر احتجاجی طور پر پڑے گا، ممکن ہے امداد پہنچانے کا کوئی ذریعہ بن جائے۔ ایسا تب ممکن ہوگا جب اسرائیل پر اخلاقی دباؤ بڑھے گا۔ ڈونلڈ ٹرمپ نے اپنے انٹرویو میں کانگریس کے بارے میں کہا ہے کہ غزہ کی جنگ کی وجہ سے کانگریس کے اراکین پر اسرائیل کا اثر و رسوخ کم ہو رہا ہے۔ اسی طرح یورپ میں عوام بہت بڑی تعداد میں اسرائیل کے خلاف سڑکوں پر نکل رہے ہیں۔ اس دباؤ کی وجہ سے یورپ اب اسرائیل کی مدد سے پیچھے ہٹ رہا ہے۔ سپین نے اسرائیل پر پابندیاں لگا دی ہیں، ناروے اور بلجیئم فلسطین کو تسلیم کرنے جا رہے ہیں۔ فرانس کے صدر میکرون نے کھل کر اسرائیل کی مذمت کی ہے۔ اُس نے کہا ہے کہ میں قطر کے ساتھ کھڑا ہوں۔ بحیثیت مجموعی اسرائیل کی پوزیشن اس جنگ کی وجہ سے کافی خراب ہوئی ہے۔ 64 ہزار لوگوں کو شہید کرنے کے باوجود بھی وہ غزہ پر قبضہ نہیں کر سکا۔ مجاہدین کے ہاتھوں روزانہ اُس کے فوجی جہنم واصل ہو رہے ہیں۔ حماس کی قید سے اپنے قیدیوں کو نہیں چھڑا سکا، لبنان اور ایران میں وہ اپنے مقاصد حاصل نہیں کر سکا۔ 30 میل کے علاقے (غزہ) کو وہ فتح نہیں کر سکے تو اب انہوں نے حل یہ نکالا ہے کہ اہل غزہ کو بھوک اور پیاس سے ختم کیا جائے۔ اب عربوں کو سمجھ آ جانی چاہیے کہ امریکہ کے ہاتھوں بلیک میل ہونے اور اپنی دولت ان کو خوش کرنے میں ضائع کرنے کی بجائے ترکیہ، ایران اور پاکستان کا ساتھ دیں اور مشترکہ طور پر اپنی سکیورٹی کے انتظامات کریں۔

سوال: یہود و ہنود کا جو گٹھ جوڑ ہے اور امریکہ کی سرپرستی میں مسلم ممالک کے خلاف جو دہشت گردی کا مظاہرہ ہو رہا ہے، اس کو روکنے کے لیے قرآن و حدیث سے ہمیں کیا رہنمائی ملتی ہے؟

رضاء الحق: قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ۝﴾

''اب انہوں نے بھی چالیں چلیں اور اللہ نے بھی چال چلی۔ اور اللہ تعالیٰ بہترین چال چلنے والا ہے۔''

ایک منصوبہ کفار و مشرکین کا ہے اور ایک منصوبہ اللہ تعالیٰ کا ہے۔ کفار و مشرکین اپنی چالیں چلتے رہیں گے لیکن آخر میں اللہ تعالیٰ کا منصوبہ ہی کامیاب ہونا ہے۔ اللہ کا دین پورے عالم پر غالب ہو کر رہے گا۔ یہ بات لکھ دی گئی ہے۔ فرمایا:

﴿هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۙ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۝﴾ (التوبہ:33) ''وہی تو ہے جس نے بھیجا ہے اپنے رسولؐ کو الہدیٰ اور دینِ حق دے کر تا کہ غالب کر دے اسے کل کے کل دین (نظامِ زندگی) پر خواہ یہ مشرکوں کو کتنا ہی ناگوار گزرے۔''

اسلام کوئی مذہب نہیں بلکہ مکمل دین ہے، اس میں سیاسی، معاشی اور معاشرتی نظام بھی ہے اور انفرادی سطح پر عقائد، عبادات اور رسومات بھی ہیں۔ اللہ کے رسول ﷺ نے اس پورے نظام کو نافذ کر کے ایک نمونہ اس اُمت کے لیے چھوڑا ہے اور اس دین کو قائم کرنا اُمت کا فریضہ ہے۔ ایک حدیث کا مفہوم ہے کہ آخری جنگ یہودیوں کے ساتھ ہوگی اور اس میں پہلے تو مسلمانوں کا بہت بھاری جانی و مالی نقصان ہوگا لیکن آخر میں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو فتح عطا فرمائے گا۔ یہود کے خلاف نفرت اس حد تک بڑھ جائے گی کہ پتھر اور درخت بھی پکاریں گے کہ اے مسلمانو! یہودی ہمارے پیچھے چھپا ہے اس کو قتل کر دو۔ اب حالات اُسی طرف جاتے ہوئے دکھائی دے رہے ہیں۔ حتیٰ کہ یورپ میں بھی عام عوام یہودیوں سے شدید نفرت کرنے لگے ہیں۔ گویا فتح مسلمانوں کی منتظر ہے، اس کو مدنظر رکھتے ہوئے مسلمانوں کو آپس میں اتحاد کرنا چاہیے اور مل کر فتنہ دجال کے خلاف لڑنا چاہیے۔ اس طرح ہماری فتح اور کامیابی کے راستے ہموار ہوتے جائیں گے۔ ان شاء اللہ!

قارئین پروگرام ''زمانہ گواہ ہے'' کی ویڈیو تنظیم اسلامی کی ویب سائیٹ www.tanzeem.org پر دیکھی جا سکتی ہے۔

پروگرام کے شرکاء کا تعارف

1۔ رضاء الحق: مرکزی ناظم نشر و اشاعت و ترجمان تنظیم اسلامی پاکستان

2۔ توصیف احمد خان: معروف دانشور اور وی لاگر

میزبان: وسیم احمد باجوہ: نائب ناظم شعبہ نشر و اشاعت تنظیم اسلامی پاکستان

بے تاب تو فلک پر......

عامرہ احسان
amira.pk@gmail.com

ملک سیر سیلاب کی گرفت میں ہے۔ لاکھوں ایکڑ پر کھیت، باغات، گھر، تعمیرات، سڑکیں، پل ڈوب گئے۔ دیہات بہہ گئے۔ حکومت آبادی کے انخلا میں جتی ہوئی ہے۔ ناگہانی آفت، اتنی ناگہانی بھی نہیں۔ آثار ہمہ جہت نمایاں تھے۔ زمینی، آسمانی، ایمانی۔ اب نہ ہم خشک سالی پر نمازِ استسقاء کا اہتمام کرتے ہیں نہ غرقابی پر استغفار و دعا کا۔ رجوع الی اللہ کی کیفیت عنقا ہے۔ حالانکہ قبل از اسلام مکہ کے جاہل عرب خشک سالی پر ابو طالب کے پاس آئے کہ اللہ سے دعا کیجیے۔ ابو طالب محمد صلی اللہ علیہ وسلم، جو ابھی بچے تھے، کو لے کر خانہ کعبہ گئے۔ کڑکتے سورج والا آسمان تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیوار کعبہ سے ٹیک لگا کر کھڑا کر دیا۔ روایات میں ہے، یہ بچہ ابر آلود سورج کی مانند معلوم ہوتا تھا۔ آسمان پر بادل کا ایک ٹکڑا نہ تھا۔ دیکھتے ہی دیکھتے آسمان بادلوں سے ڈھک گیا۔ شادابی لیے بھرپور بارش برسی۔ جس پر آپ کی شان میں ابو طالب نے خوبصورت اشعار کہے۔

مگر اب ہم آسمان سے ناطہ توڑ چکے۔ آسمان والے سے رجوع جاتا رہا! اب جو نگاہ اٹھا کر دیکھا تو چاند کی آنکھوں میں خون اترا ہوا تھا۔ ماہِ کامل، بدر! جب ہم ایمانی امتحانوں میں سرخرو نہ ہو سکے (پوری اُمت بشمول کلمے پر حاصل کردہ ایٹمی پاکستان) تو غزہ کا خونین عکس چاند نے منعکس کر دیا۔ 20 ہزار بچوں کا قتلِ عام۔ بچوں کی تنظیم سیو دی چلڈرن کے مطابق ہر گھنٹے میں ایک بچہ قتل! پوری دنیا رو دی۔ زمین دھمک رہی ہے بین الاقوامی مظاہروں سے قدموں تلے۔ مگر یہ سب غیر مسلم ہیں! الا ماشاء اللہ...... زمین پر دم بخود اور سانس سلب کرنے والے مناظر ہیں اور مسلمانوں پر موت کا سناٹا! یہ 7، 8 سالہ بچہ جو منظر دکھ رہا ہے آپ بھی دیکھ لیجیے۔ اُس کے سامنے کرسی پر باپ بیٹھا ہے اور اُس کا سر اُڑ چکا ہے۔ قریب سیڑھیوں پر عبایا پوش ماں کی لاش پڑی ہے۔ اُس کے رشتہ دار تو لامتناہی ہیں۔ 2 ارب! مسلم! چچا، ماموں، خالہ، پھوپھی پورے گلوب پر۔ لیکن اس کی حیرت، دکھ اور زبان پر تالا ڈال دینے والے اس منظر میں کوئی بھی پرسانِ حال نہیں!

چاند گہنا گیا۔ ماہِ کامل کی روشنی پر دو رنگ نمایاں تھے۔ سرخ اور کاپر (Copper)، تانبے کا رنگ۔ سائنسی وجوہات تو بلاشبہ چاند گرہن کی اپنی ہیں۔ مگر یہ سائنس ارض و سما کے مالک کی تخلیق ہے۔ ہم نے صرف اسے سمجھنا، برتنا سیکھ لیا ہے۔ غلط برتتے ہیں تو ردِعمل میں موسمیاتی بحران ہمیں تیغ دیتے ہیں۔ پانی، ہوا، بادل، کڑک، گرج، برس کر ہمیں ہماری اوقات بتا دیتے ہیں۔ اس لیے ان کی سائنس کی خدائی کا تذکرہ، جو اسرائیل اور ناہنجار ٹرمپ کے ہاتھوں وحشت اور درندگی کا عفریت بن چکا۔ اللہ کا تو صرف یہ ایک سورج جس جیسے 250 ارب سورج صرف ہماری اس ایک کہکشاں میں ہیں۔ اس سورج میں ہماری زمین جیسی 10 لاکھ زمینیں فٹ ہو سکتی ہیں۔ سورج کا درجۂ حرارت 27 ملین فیرن ہائٹ اس کے مرکز میں اور 10 ہزار فیرن ہائٹ سطح پر ہے۔ اس کے سامنے پھدکتا مینڈک نما اسرائیلی وزیر غزہ کو دھمکاتا ہے کہ ہم جہنم کے دروازے تم پر کھول دیں گے!

اب غزہ شہر، لاکھوں کی آبادی، جہاں پناہ لیے ٹینٹوں میں پڑی ہے، اسے نشانہ بنا رہے ہیں۔ غزہ کی علامت دو بڑی اپارٹمنٹ بلڈنگز لمحوں میں زمین بوس کر کے قوم عاد و ثمود کی مانند اپنی قوت پر نازاں ہیں۔ بموں کا دھواں چاند پر چھا گیا۔ چاند خونیں ہوا بے گناہوں کے لہو سے تانبے (کاپر) کا رنگ چڑھ گیا جو اشارہ ہے میڈیا اور مواصلاتی ذرائع کی ساحری اور جھوٹی خدائی کا۔ کاپر، سمارٹ فون، کیبل نیٹ ورکس، جہازوں، ڈرونوں، خلائی سیارچوں، مشینری، بجلی کے آلات کا اہم ترین جزو ہے۔ یہ بھی اپنے غلط استعمال پر چاند پر جا پہنچا۔ گلوب کے 7 ارب افراد نے نئے تناظر میں خونیں چاند جس پر کاپر کا نارنجی عکس چھایا تھا، کا مشاہدہ کیا۔ سرخ چاند اُس وقت بنتا ہے جب زمین سورج اور چاند کے درمیان آ جاتی ہے۔ سورج کی روشنی زمین کی فضا سے گزرتی ہے۔ روشنی منتشر ہو جاتی ہے۔ صرف سرخ لہر (Wavelength) پہنچتی ہے۔ چاند کی سطح روشن کرنے کو! زمین اب لہو رنگ جو ہو چکی! وہ غم جو باشعور مسلمانوں کا دل چیر رہا تھا۔ غیر مسلم بھی بے قرار، دیوانے ہو کر قربانیاں دے رہے ہیں، چاند ان کا شریکِ غم ہو گیا۔ اقبال لکھ گئے۔

میں مضطرب زمیں پر، بے تاب تو فلک پر
تجھ کو بھی جستجو ہے مجھ کو بھی جستجو ہے!

ہمیں تو دانائے راز اور عقدے حل کرنے والے کی جستجو ہے۔ کیا غضب ہے کہ دو بلڈنگیں (ٹوئن ٹاور) جب نیو یارک میں گریں۔ 3 ہزار جان سے گئے تو پوری دنیا 65 ملکوں کی بارات لیے پہلے افغانستان جیسے بے سروساماں ملک پر چڑھ دوڑی۔ پھر اس کی آڑ میں 5 مسلمان ممالک تباہ و ویران کیے۔ پورا مشرقِ وسطیٰ ہلا مارا، گریٹر اسرائیل کی بنیاد لگے ہاتھوں جبھی رکھ دی! آج بھی گلوب پر میانمر سے لے کر بنگلہ دیش، مقبوضہ کشمیر، بھارتی مسلمان، غزہ، شام، یمن، سوڈان، لیبیا، مالی تک نظر دوڑائیے۔ یہ شاخسانہ دو بلڈنگوں اور 3 ہزار گوروں کی موت کا ہے۔ اس پر کروڑوں کی جان گئی یا شکنجے میں آئی۔ مغربی اسلحے کی صنعت نے جیبیں بھریں اور زمین ہمہ نوع بارود سے پھاڑ کر گلیشیئر بشمول قطبین کی برف پگھلا کر دنیا جہنم زار بنا دی۔ غزہ پر مرکزی کردار اسرائیل اور امریکہ کا ہے۔ اور پوری دنیا (غیر مسلم) واویلا کناں! مسلمان؟ عبداللہ بن ابی، رئیس المنافقین کو شرما دینے والے۔ فوجیں موجود، بلکہ مسلمانوں کے دفاع کے لیے بنی خصوصی فوج بھی غائب۔ غزہ کے ہمسایہ مسلم ممالک سب دم سادھے، خونِ مسلم کے تماشائی۔ ہسپتال ان کے بھرے ہیں خوش خوراکی کی انتہا کے مارے موٹے، توندیل، رؤسا کا علاج کروانے کے لیے۔ غزہ کے بچے ڈھانچے ہیں بھوک اور مسلط کردہ قحط سے۔

ایک بڑا سوال تو یہی ہے کہ پوری دنیا کے سامنے ناقابلِ یقین نسلی صفایا، قتل عام ہو رہا ہے۔ ایک ریاست کھجور کی گٹھلی کے برابر ہے اور دوسرا دنیا کا بدمعاشِ اعظم مگر اول جلول کردار جس کی کوئی کل سیدھی نہیں۔ ان کی دیوانگی کو لگام دینے والا کوئی ایک بھی نہیں؟ فریقین میں طاقت، قوت کا تناسب ایک اور ننانوے کا ہے۔ یہ سب 2 سال سے بلا تعطل رواں دواں ہے؟ اسرائیلی، امریکہ

یورپ کی تائید کا فائدہ اٹھاتے ہر حد پار گیا ہے۔ لبنان، شام، ایران پر حملوں کے بعد اس نے قطر میں مذاکرات کی آڑ میں یک جا کیے جانے والی حماس قیادت کو نشانہ بنایا۔ بین الاقوامی قانون اور سعودی عرب کی فضائی حدود کی خلاف ورزی کرتے ہوئے قطر کی خودمختاری پر کاری ضرب لگائی۔ امریکی تائید اور شراکت کے ساتھ رہائشی ریڈ زون میں کیے گئے اس حملے سے صورتحال کو سنگین تر کر دیا۔ حماس کے مطابق ان کی قیادت بچ گئی۔ خلیل الحیہ کا بیٹا اور ایک معاون شہید ہوئے۔ ایک قطری سیکورٹی افسر شہید اور کئی زخمی ہوئے۔ کل چھ شہادتیں۔ قطر نے شدید ردِعمل کا اظہار کرتے ہوئے اسے مجرمانہ، بزدلانہ قرار دیا جسے قطر ہرگز برداشت نہیں کرے گا۔ ٹرمپ کے دورے میں انہوں نے کھربوں ڈالر دے کر اسے نوازا۔ یہ ہے اس کا بدلہ! (پاکستان کے لئے اہم سبق!) دنیا بھر سے مذمتی بیان جاری ہوئے ہیں اس حملے پر۔ امتحان غزہ کا نہیں۔ حتیٰ کہ دجال لچے ٹرمپ اور یاہو کا بھی نہیں۔ اُمّت کا ہے! چھانٹی ہو رہی ہے۔ جنت کے آباد کار منتخب ہو رہے ہیں۔ لشکرِ عیسیٰؑ اور لشکرِ دجال چھٹ کر الگ ہو رہے ہیں۔ ”تخلیق آدم اور قیامت کے مابین (آمدِ) دجال سے بڑا واقعہ کوئی نہیں۔“ (مسلم) ہمیں اپنا محاسبہ کرنا ہے۔ دنیا، اس کے کیریئر، اموال و اسباب سب دھرے رہ جائیں گے اور ہم پلک جھپکتے میں (الَا کلمحٍ بالبصر) دنیا سے نکل جائیں گے۔ ایک مکمل بھرپور حقیقی زندگی منتظر ہو گی۔ دنیا بند مٹھی میں ریت کی طرح پھسل جائے گی۔ آخرت ہماری بھی ہے۔ اہل غزہ کی بھی۔ دنیا بالآخر صعیدًا جُرُزًا۔ چٹیل میدان رہ جائے گی۔ حق پہچاننا۔ اس پر استقامت، ہر قربانی کی تیاری، یا اہلِ غزہ نے دی یا مغربی عوام نے! اللہ ان میں ہر فرد کو ایمان کا نور عطا کرے جو سمندر کے سیاہ پانیوں میں راتوں کو گھپ اندھیرے میں کشتی بھرے جا رہے ہیں 'ہمارے' بھائیوں کی مدد کو! جو انہی کی خاطر گرفتاریاں دیتے، کیریئر داؤ پر لگاتے، زخم کھاتے لاکھوں کی تعداد میں دو سال سے سڑکوں پر ہیں۔

ادھر ہمارا پاکستان ایک معجزے کے سوا کچھ نہیں! تاہم اس وقت ہم قہرِ الٰہی کی زد میں ہیں۔ ہر قسم کی آسمانی زمینی بچھاڑ نے ہمیں پانی پانی کر دیا! علماء قوم کو استغفار پر متوجہ کریں، خصوصی اہتمام رجوع الی اللہ کا۔ یہی ہماری فرسٹ ایڈ ہے۔

❁❁❁

اللہ، اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور جہاد سے محبت

مسز کلثوم شبیر

اللہ تعالیٰ نے انسانی فطرت میں کئی قسم کے داعیات رکھے ہیں جن میں سے ایک محبت کا جذبہ ہے اور ایک نفرت کا۔ محبت کا جذبہ مثبت ہے جبکہ نفرت کا منفی۔ انسان اس چیز سے محبت کرتا ہے جسے وہ پسند کرتا ہے۔ ایک مومن کی شدید ترین محبت اللہ تعالیٰ سے ہوتی ہے۔

﴿وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ ط﴾ (البقرہ: 165)

”جو لوگ صاحبِ ایمان ہوتے ہیں ان کی شدید ترین محبت اللہ کے ساتھ ہوتی ہے۔“

سوال یہ ہے کہ اس محبت کا عملی اظہار کیسے ہوتا ہے؟ اللہ تعالیٰ کی محبت کا عملی مظہر اطاعتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے۔ فرمایا: ”کہہ دیجیے (اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)! اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو میرا اتباع کرو، اللہ تم سے خود محبت کرنے لگے گا۔“ (آل عمران: 31)

انسان کا معاملہ یہ ہے کہ وہ بالعموم دنیا اور اس کے ساز و سامان اور علائق دنیوی کی محبت میں گم ہو کر رہ جاتا ہے۔ جیسا کہ سورہ آل عمران میں فرمایا: ”لوگوں کو اُن کی خواہشوں کی چیزیں یعنی عورتیں اور بیٹے اور سونے اور چاندی کے بڑے بڑے ڈھیر، اور نشان زدہ گھوڑے اور مویشی اور کھیتی بڑی زینت دار معلوم ہوتی ہیں (مگر) یہ سب دنیا کی زندگی کے سامان ہیں، اور اللہ کے پاس بہت اچھا ٹھکانا ہے۔“ (آل عمران: 14)

عورتوں کی محبت کے بارے میں فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے: ”میرے بعد مردوں کے لیے عورتوں سے بڑھ کر ضرر رساں فتنہ کوئی نہیں۔“

بیٹوں کی محبت کو قرآن مجید صرف دُنیا کی زینت قرار دیتا ہے۔ بالعموم اُن کی حد سے بڑھی ہوئی محبت شریعت سے روگردانی کا سبب بن جاتی ہے۔ ہمارے معاشرے میں بیٹوں کو بیٹیوں پر ترجیح دی جاتی ہے یہاں تک کہ جائیداد کی تقسیم کے وقت لڑکیوں کو بالکل نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔

سونا چاندی جسے ہم بہت پسند کرتے ہیں، جمع کر کے رکھنا اور اُسے اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرنا، آخرت میں دردناک عذاب کا باعث ہو گا۔ سورۃ التوبہ میں فرمایا: ”جو لوگ سونا چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں اور اللہ کی راہ میں ان کو خرچ نہیں کرتے، سو آپؐ ان کو بڑی دردناک سزا کی خبر سنا دیجیے کہ اس روز ان کو دوزخ کی آگ میں تپایا جائے گا، پھر ان سے ان لوگوں کی پیشانیوں، ان کی کروٹوں اور اُن کی پُشتوں کو داغا جائے گا (اور کہا جائے گا) یہ ہے وہ جس کو تم نے اپنے واسطے جمع کر کے رکھا۔ سو اب اپنے جمع کرنے کا مزہ چکھو“۔ (آیت: 34، 35)

یہاں ذہن میں سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا کسی چیز سے محبت کی ہی نہ جائے۔ ایسا نہیں ہے، بلکہ اصل بات یہ ہے کہ یہ محبتیں اللہ اور رسولؐ اور اُس کی راہ میں جہاد سے محبت کے تابع رہیں۔ چنانچہ اسی سورۃ التوبہ کی آیت 24 میں فرمایا گیا: ”آپؐ کہہ دیجیے، اگر تمہارے باپ اور بیٹے اور بھائی اور عورتیں اور برادری اور مال جو تم نے کمائے ہیں اور سوداگری جس کے بند ہونے کا تمہیں ڈر ہے اور حویلیاں جن کو تم پسند کرتے ہو، تم کو زیادہ پیاری ہیں اللہ اور اس کے رسولؐ سے اور اس کی راہ میں جہاد سے تو انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم بھیجے اور اللہ نافرمانوں کو ہدایت نہیں دیتا۔“

جو لوگ مشرکین کی موالات (دوستی) یا دنیوی خواہشات میں پھنس کر احکامِ الٰہیہ کی تعمیل نہ کریں، اُن کو حقیقی کامیابی کبھی نہیں مل سکتی۔ حدیث میں ہے کہ تم جب بیلوں کی دُم پکڑ کر کھیتی باڑی پر راضی ہو جاؤ گے اور جہاد چھوڑ بیٹھو گے تو اللہ تم پر ایسی ذلت مسلط کر دے گا جس سے کبھی نہ نکل سکو گے یہاں تک کہ اپنے دین (جہاد فی سبیل اللہ) کی طرف واپس آؤ۔ آج اس ذلت کا مشاہدہ ہم زمینی اور آسمانی آفات کی صورت میں کر رہے ہیں۔

قرآن مجید کی مذکورہ بالا آیت میں ہمیں دنیا کے ساز و سامان اور علائق دنیوی سے محبت کرنے سے منع نہیں کیا گیا بلکہ اس کے ذریعے ایک ترازو ہمارے ہاتھ میں تھما دیا گیا ہے کہ خود دیکھ لو، کون سا پلڑا بھاری ہے۔ کیا اوّل الذکر آٹھ محبتیں، آخر الذکر تین محبتوں کے تابع ہیں؟ جو مطلوب ہیں یا معاملہ اُلٹ ہے۔ انسان اپنا محاسب خود ہے۔ قابل غور امر یہ ہے کہ اگر ان آٹھ چیزوں (باپ، بیٹے، بھائی، عورتیں، برادری، مال، سوداگری اور حویلیوں) کی محبت، ان تین محبتوں (اللہ، اس کے رسولؐ اور جہاد) کے بالمقابل آ جائیں تو ہم کس کا انتخاب کرتے ہیں، ترجیح کس کو دیتے ہیں؟ یہ ٹکراؤ ہماری روزمرہ زندگی میں قدم قدم پر آتا ہے اور اکثر و بیشتر ہمارا جھکاؤ دُنیوی رشتوں اور مال و متاع کی طرف ہی ہوتا ہے۔ اقبال نے بہت خوب کہا ہے ؎

یہ مال و دولتِ دُنیا یہ رشتہ و پیوند
بتانِ وہم و گماں لا الٰہ الا اللہ

ایک طرف ان بتانِ وہم وگماں کی کشش ومحبت ہوتی ہے تو دوسری طرف حبِ الٰہی وحبِ رسولؐ اور جہاد۔ گویا ؎

ایماں مجھے روکے ہے جو کھینچے ہے مجھے کفر
کعبہ میرے پیچھے ہے کلیسا میرے آگے

ان محبتوں میں توازن صرف اور صرف تدبر وتذکر قرآن اور سنتِ رسولؐ پر عمل سے ہی ممکن ہے۔ اور انہی دونوں سنگہائے میل پر شیطان گھات لگائے بیٹھا ہے، کیونکہ وہ مومن کے ایمان کی دبی ہوئی چنگاری سے بھی خائف رہتا ہے۔ ؎

ہر نفس ڈرتا ہوں اس امت کی بیداری سے میں
ہے حقیقت جس کے دیں کی احتساب کائنات
مست رکھو ذکر و فکر صبح گاہی میں اسے
پختہ تر کردو مزاج خانقاہی میں اسے

شیطان انسان کا دشمن ہے۔ قرآن سے دُور رکھنے کے لئے شیطان نے مسلم نوجوان پر کاری وار کیے ہیں۔ انہیں عمل سے دُور کر کے بخشش کے آسان راستے سجھا دیئے ہیں۔ مثلاً وہ آج نوجوان کو مذموم علوم کی طرف متوجہ کرتا ہے (مثلاً یہ ہفتہ کیسا رہے گا اور ہاتھ کی لکیریں کیا کہتی ہیں) محبت کے نام پر یہودیوں، عیسائیوں کی رسومات کی پیروی کا راستہ دکھاتا ہے، جس کی مثالیں برتھ ڈے، ویلنٹائن ڈے، فادر ڈے، مدر ڈے ہیں۔ افسوس کہ آج ہم نے قرآن مجید کو محض قسمیں کھانے، سنہرے غلافوں میں لپیٹ کر جہیز میں دینے، اور برکت و وظائف کے طور پر قرآن خوانی تک محدود کر دیا ہے۔ اس سے ہدایت لینا چھوڑ دیا ہے۔

آج کا نوجوان اپنے دین کی اصل حقیقت کہاں سے سمجھے اور کیونکر سمجھے؟ جبکہ پیدا ہوتے ہی ماں کی شفیق گود میں ایمان مفصل و مجمل، آیت الکرسی اور شش کلمات کی لوری سننے کی بجائے وہ آیا کی تربیت اور موسیقی کے سازوں کی لوری کے حوالے کر دیا جاتا ہے۔ ننھے سے ذہن کو کچھ اس طور سے مغربی تعلیم کے سپرد کیا جاتا ہے کہ ذرّوں پر ڈاکٹریٹ (Ph.D) کرنے والے کو ساری عمر قرآن وسنت اور دینِ اسلام کی بنیادی معلومات کو سمجھنے کی بھی فرصت نہیں ملتی۔

ڈھونڈنے والا ستاروں کی گزر گاہوں کا
اپنے افکار کی دُنیا میں سفر کر نہ سکا

اسی تعلیم اور مغربی کلچر کا کیا دھرا ہے کہ آج کسی کو دولت کی ہوس ہے تو کسی کو اقتدار کا نشہ، کوئی حق تلفی کا رونا رو رہا ہے تو کسی کو انتقام کی آگ نے پاگل کر رکھا ہے، غرض یہ دجالی اور پرفتن دور قیامت صغریٰ کا نقشہ پیش کر رہا ہے۔ آخر اس کی وجہ کیا ہے؟ یہ ہمارے لیے لمحۂ فکریہ ہے کہ آج ہم اتنے ذلیل کیوں ہیں۔

خوار از مہجوریٔ قرآں شُدی
شکوہ سنج گردشِ دوراں شُدی

اللہ تعالیٰ اسی قرآن کے ذریعے بہت سی اقوام کو ترفع بخشتا ہے اور بہت سوں یا اکثر کو اسی کے ذریعے ذلیل وخوار کرتا ہے۔ ہم جو بے روزگاری، بدامنی، بے سکونی کا رونا رو رہے ہیں، اس کا اصل سبب ''ترکِ قرآن'' ہے۔

آج شدت سے احتیاج ہے ایسے مخلص لوگوں کی جو مسلمانوں کا رشتہ قرآن سے جوڑیں اور انہیں یہ سبق پڑھائیں کہ

جزبہ قرآں ضیغمی روباہی است
فقر قرآن اصل شہنشاہی است

اب بھی وقت ہے کہ ہم سنبھل جائیں اور سورۃ الزمر میں اُمید کی اس کرن کا سہارا لیں جس میں رب ذوالجلال ہم گناہ گاروں کو بخشش کی امید دلاتا ہے: ''(اے پیغمبر میری طرف سے لوگوں سے) کہہ دو کہ اے میرے بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے، اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہونا۔ اللہ تو سب گناہوں کو بخش دیتا ہے (اور) وہ تو بخشنے والا مہربان ہے۔'' (آیت:53)

اور تجدید عہد کے طور پر اس ''العروۃ الوثقٰی'' کو تھام لیں جو کبھی نہ ٹوٹنے والی ہے یعنی قرآن حکیم۔ یہی وہ مضبوط رسی ہے جو شیطان کے بنے ہوئے جال کی تمام رسیوں کو عصائے موسیٰ کی طرح نگل جائے گی۔ اور یہی وہ مضبوط راستہ ہے جو انسان کو انسان سے اور انسان کو اپنے خالق سے ملانے کا واحد ذریعہ ہے۔ یہی وہ راستہ ہے جس کے ذریعے ہم تمام مصائب سے نجات پا سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اگر تم ایسا کرو گے تو وہ آسمان کے دہانے کھول دے گا اور زمین بھی سونا اُگلے گی۔

پریس ریلیز 12 ستمبر 2025ء

ناجائز صہیونی ریاست اسرائیل کی وحشیانہ درندگی کے خلاف مسلم ممالک کا اتحاد اور عسکری کارروائی انتہائی ضروری ہے۔ گلوبل صمود فلوٹیلا پر اسرائیل کا دوسری مرتبہ حملہ کرنا انتہائی شرمناک ہے۔ نتن یاہو کا حماس کی قیادت کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کے لیے قطر پر دوبارہ حملہ کرنے کا عندیہ دینا انتہائی تشویش ناک ہے۔

شجاع الدین شیخ

ناجائز صہیونی ریاست اسرائیل کی وحشیانہ درندگی کے خلاف مسلم ممالک کا اتحاد اور عسکری کارروائی انتہائی ضروری ہے۔ گلوبل صمود فلوٹیلا پر اسرائیل کا دوسری مرتبہ حملہ کرنا انتہائی شرمناک ہے۔ نتن یاہو کا حماس کی قیادت کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کے لیے قطر پر دوبارہ حملہ کرنے کا عندیہ دینا انتہائی تشویش ناک ہے۔ ان خیالات کا اظہار تنظیم اسلامی کے امیر شجاع الدین شیخ نے ایک بیان میں کیا۔ انہوں نے کہا کہ مقبوضہ فلسطین پر قبضہ جمائے ظالم صہیونی ریاست اسرائیل بھوک کو ہتھیار کے طور پر غزہ میں نسل کشی کے لیے استعمال کر رہی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اسرائیل کو انسانیت کے خلاف مسلسل جرائم میں امریکہ، برطانیہ اور بھارت کی بھرپور معاونت حاصل ہے۔ نتن یاہو اپنے تاریخی اور روحانی مشن یعنی گریٹر اسرائیل کے قیام کے شیطانی منصوبے پر تیزی سے عمل درآمد کر رہا ہے۔ گزشتہ 72 گھنٹوں کے دوران اسرائیل نے قطر، لبنان، شام، تیونس اور یمن پر حملہ کر کے درجنوں افراد شہید اور سینکڑوں زخمی کر دیئے ہیں۔ غزہ کے محصور اور مظلوم شہریوں کو خوراک پہنچانے کی غرض سے گلوبل صمود فلوٹیلا پر اسرائیل کا دوسری مرتبہ حملہ کرنا انتہائی شرم ناک ہے۔ امیر تنظیم نے کہا کہ عرب ممالک اپنی سیکیورٹی کو امریکہ کے سپرد کرنے کا خمیازہ بھگت رہے ہیں۔ وہ خطیر رقوم اور تحائف جو ٹرمپ کے دورۂ مشرق وسطیٰ کے موقع پر عرب ممالک نے تاوان کے طور پر دیے تھے، انہی کو امریکہ اسرائیل کے سپرد کر رہا ہے تاکہ جنگ کو بڑھایا جائے۔ اسی دوران اسلام دشمن اسرائیلی وزیر خزانہ بذالیل سموٹریچ کا دورہ بھارت جس میں دونوں ممالک نے سائبر سیکیورٹی اور جدید ٹیکنالوجی کے حوالے سے کئی باہمی معاہدے کیے ہیں، انتہائی معنی خیز ہے۔ امیر تنظیم نے کہا کہ حقیقت یہ ہے کہ اسرائیل کو ابلیسیت سے روکنے اور اُسے دنداں شکن جواب دینے کے لیے تمام مسلم ممالک کو دشمن کے خلاف عملی اقدام کرنے کے لیے ایک مؤثر اتحاد قائم کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر نیٹو جیسا اسلام دشمن اتحاد بن سکتا ہے تو مسلم ممالک عسکری اتحاد کیوں نہیں بنا سکتے، جس کا بنیادی ایجنڈا اسرائیل کے خلاف بھرپور عسکری کارروائی کرنا ہو۔ انہوں نے کہا کہ اسرائیل کا اگلا ہدف پاکستان کے ایٹمی پروگرام اور میزائل ٹیکنالوجی پر کاری ضرب لگانا ہے، لہٰذا ہماری سیاسی اور عسکری قیادتوں کو ہر دم چوکنا رہنا ہوگا۔ دشمن کے ہر وار کا منہ توڑ جواب دینے کے لیے اپنی نظریاتی اور جغرافیائی سرحدوں کی حفاظت کے ساتھ ساتھ بھرپور عسکری تیاری کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ (جاری کردہ: مرکزی شعبہ نشر واشاعت، تنظیم اسلامی، پاکستان)

نارمل ریاست یا سپیشل ریاست

ڈاکٹر ضمیر اختر خان

قیام پاکستان کے تقریباً 78 سال بعد 16 اگست 2025ء کو پاکستان کے ایک معروف صحافی ڈاکٹر خالد جاوید جان نے ''نارمل ریاست'' کے عنوان سے ایک کالم لکھا ہے۔ اس میں موصوف نے یہ بتانے کی کوشش کی ہے کہ ریاستوں کا بننا، ٹوٹنا ایک تاریخی عمل ہے، جیسے دیگر مخلوقات پیدا ہوتی ہیں اور مرجاتی ہیں۔ وہ لکھتے ہیں: ''دنیا کی تاریخ میں بہت سی ریاستیں اور ملک وجود میں آئے اور بہت سے مٹ گئے۔ کیونکہ خالق کائنات نے اپنی دیگر تخلیقات کی طرح کرۂ ارض تخلیق کیا تھا۔ ریاستیں اور ممالک نہیں۔ یہ تو انسان کی اپنی تخلیق کردہ اختراعات ہیں جن کا عقیدے یا نظریے سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔''

کسی درجے میں اُن کی یہ بات درست ہے کہ ریاستیں اور ممالک اللہ کے بنائے ہوئے نہیں ہیں بلکہ انسانی ساختہ ہیں۔ البتہ اس مفروضے سے انہوں نے جو نتیجہ برآمد کیا ہے وہ محلِ نظر ہے۔ ان کا یہ کہنا کہ ریاستیں چونکہ انسان کی اپنی تخلیق کردہ اختراعات ہیں اس لیے ان کا عقیدے ونظریے سے کوئی تعلق نہیں ہوتا درست نہیں ہے۔ موصوف کا یہ خیال کسی عقلی یا نقلی دلیل پر مبنی نہیں ہے بلکہ یہ ان کا محض خیالِ خام ہے کون نہیں جانتا کہ دنیا کی اکثر وبیشتر ریاستیں کسی نہ کسی نظریے کی بنیاد پر قائم ہیں۔ سب جانتے ہیں کہ پچھلی صدی میں ایک بہت بڑی ریاست USSR دنیا کے نقشے پر موجود تھی جس میں کمیونزم کا نظریہ رائج تھا۔ امریکہ جیسا بڑا ملک بھی مغربی جمہوریت کے نظریے کا علمبردار ہے۔ ہمارے پڑوس میں امارتِ اسلامیہ افغانستان ہے۔ اسی کے ساتھ اسلامی جمہوریہ ایران ہے۔ اسی طرح اور بہت سے ممالک نظریات کی بنیاد پر قائم ہیں۔

ایک طرف محترم خالد جاوید نے ریاست کے لیے کسی نظریے کو مسترد کیا ہے مگر دوسری طرف وہ یہ بھی لکھتے ہیں کہ ''البتہ کسی ریاست کے قائم ہوجانے کے بعد اس کی فلاح و بہبود اور بقا اس کا سب سے بڑا نظریہ ہوتا ہے، یہ ایک نارمل ریاست کی نشانی ہے، جس میں مذہبی اور دیگر معاشی نظریات وقت کی ضرورت کے تحت بدلتے رہتے ہیں۔''

اپنے اس خود ساختہ فلسفے کی وضاحت کے بعد موصوف پاکستان کے بارے میں اپنا مخصوص نقطۂ نظر بیان فرماتے ہوئے لکھتے ہیں: ''پاکستان کا معاملہ اس کے برعکس ہے۔ یہاں ریاست کو دوسری عام ریاستوں کے آفاقی اصولوں کے مطابق ایک نارمل ریاست بنانے کی بجائے مختلف نظریات، عقائد اور ترجیحات کا حامل بنا کر رکھ دیا گیا ہے۔ اور ریاست اپنی اصلی شکل کی بجائے نظریاتی دھند میں کھو کر رہ گئی ہے۔ اسی نظریاتی کشمکش نے صرف 23 سال کے بعد ہی اس ملک کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا۔ اس نظریاتی کشمکش نے آج تک ہمیں اس بُری طرح سے اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے کہ 78 سال گزرنے کے باوجود ہمیں اپنی ریاست کے مستقبل کے خدوخال واضح طور پر دکھائی نہیں دے رہے۔''

یہ ہے اصل بات جس کے لیے موصوف نے ''نارمل ریاست'' کی اصطلاح استعمال کی ہے۔ اُن کے نزدیک پاکستان کی موجودہ دگرگوں صورت حال کا اصل سبب نظریاتی کشمکش ہے۔ ہم ذیل میں محترم قلم کار کی خدمت میں پاکستان کے حوالے سے کچھ گزارشات پیش کرنا چاہتے ہیں:

1۔ پہلی بات یہ ہے کہ پاکستان ایک نارمل نہیں بلکہ ایک سپیشل ریاست ہے۔ جس نظریاتی کشمکش کا ذکر خالد صاحب نے کیا ہے وہ اس ملک میں حکمرانی کرنے والوں اور آزاد منش لوگوں کا پیدا کردہ ہے جبکہ بانیانِ پاکستان کے ہاں کوئی ابہام اور مغالطہ نہیں تھا۔ ہر ایک اس حقیقت سے بخوبی آگاہ تھا کہ پاکستان ایک اسلامی ملک ہوگا۔ 14 اگست 1947ء سے پہلے اس نام کی کوئی ریاست دنیا میں موجود نہیں تھی۔ جن حالات میں یہ ریاست وجود میں آئی وہ بھی نارمل نہیں تھے۔ ایک طرف انگریزی استعمار کی غلامی کے بندھن تھے اور دوسری طرف ہندوؤں جیسی متعصب قوم کے ظلم و جبر کا خوف تھا۔ ایسے میں انگریزوں اور ہندوؤں سے اپنے علیحدہ اسلامی تشخص کی بنیاد پر آزادی کی تحریک شروع کی گئی جو اللہ کے فضل وکرم سے کامیابی سے ہمکنار ہوئی۔

2۔ ریاست پاکستان کی ایک اور نمایاں ترین خصوصیت جس کی وجہ سے ہم نے اسے سپیشل قرار دیا ہے، یہ ہے کہ ''پاکستان اسلام کے نام پر قائم ہوا تھا'' چنانچہ یہ ''ظاہر و باہر'' حقیقت ہے جس سے انکار ممکن نہیں، بجز اس کے کہ کوئی سخت ڈھٹائی ہی پر اُتر آئے اور حقیقتِ واقعی کے انکار پر کمر کس لے۔ اس کی حیثیت اُس نوشتۂ دیوار کی ہے، جو ہر شخص کے سامنے رہتی ہو اور جس سے صرفِ نظر ممکن نہ ہو۔ یہی وجہ ہے کہ یہ بات پوری دنیا میں تسلیم کی جاتی ہے، قطع نظر اس سے کہ کسی کو پسند ہو یا ناپسند!۔''

(استحکام پاکستان، تالیف ڈاکٹر اسرار احمد رحمہ اللہ: ص 54)

3۔ یہ بھی ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ ''پورے برصغیر کے مسلمانوں کو مسلم لیگ کے جھنڈے تلے جمع کرنے والا نعرہ بہرصورت ''پاکستان کا مطلب کیا؟ ''لا الہ الا اللہ'' ہی تھا اور اس سے ہرگز کوئی فرق واقع نہیں ہوتا کہ اس کے الفاظ بزرگوں نے متعین کیے تھے یا نوجوانوں نے ترتیب دے لیے تھے۔ پھر بات صرف ایک نعرے کی نہیں ہے بلکہ اُن واضح وغیر مبہم اور واشگاف و برملا بیانات واعلانات کی ہے، جن کے ذریعے پاکستان کے بانی و مؤسس اور تحریکِ پاکستان کے ''قائداعظم'' نے مسلمانوں کی قومیت کی اساس ''مذہب'' کو، پاکستان کی منزل ''اسلام'' کو اور پاکستان کا دستور ''قرآن'' کو قرار دیا تھا اور قیامِ پاکستان کا مقصد یہ بیان کیا تھا کہ ہم پاکستان کے ذریعے عہدِ حاضر میں اسلام کے اُصول حریت، مساوات اور اخوت کی جدید تفسیر اور عملی نمونہ پیش کرنا چاہتے ہیں۔ اس حقیقت سے انکار کوئی نہایت ڈھیٹ شخص ہی کر سکتا ہے کہ ان اعلانات کے بغیر نہ مسلم لیگ ایک عوامی جماعت بن سکتی تھی، نہ برصغیر پاک وہند کے طول وعرض میں بسنے والے مسلمان ایک پلیٹ فارم

پر جمع ہو سکتے تھے۔ (ایضاً، ص55)

4۔ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ ”تحریک پاکستان اصلاً ایک قومی تحریک تھی اور اُس کا اصل جذبہ محرکہ ایک ”چھوٹی قوم کا یہ ”خوف“ اور ”خدشہ“ تھا کہ اُس سے کئی گنا زیادہ بڑی قوم اُس کے ساتھ برابری اور انصاف کا معاملہ نہیں کرے گی، بلکہ سیاسی اعتبار سے اُسے ”محکوم“ بنانے کی کوشش کرے گی، معاشی سطح پر اُس کا استحصال کرے گی اور سماجی و معاشرتی اور تہذیبی و ثقافتی اعتبار سے اُس کے تشخص کو ختم کرنے کی کوشش کرے گی۔ یعنی اپنی ہزار سالہ غلامی کا انتقام لے گی۔ لہٰذا اس تحریک نے جنگل کی آگ کی طرح وسعت اختیار کر لی اور اپنے جداگانہ تشخص کی ضمانت اور اپنے سیاسی و معاشی حقوق کی حفاظت کے لیے برصغیر کی پوری مسلمان قوم مسلم لیگ کے جھنڈے تلے جمع ہو گئی، اور اس نعرے سے برصغیر کا طول و عرض گونج اُٹھا کہ ”مسلم ہے تو مسلم لیگ میں آ۔“ (ایضاً، ص58،57)

اگر یہ کہا جائے کہ تحریک پاکستان کا اصل جذبۂ محرکہ ایک قومی جذبہ تھا مگر اس قومی جذبے کی اساس اس کا نظریہ تھا تو غلط نہ ہوگا۔ اسی نظریاتی جذبے نے جملہ تہذیبی و ثقافتی، سماجی و معاشرتی اور معاشی و سیاسی محرکات کو اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا۔ اس بات کو ڈاکٹر اسرار احمدؒ نے نہایت جامع انداز میں یوں بیان فرمایا ہے۔ لکھتے ہیں:

”برصغیر کے مسلمان نہ کسی نسل کی بنیاد پر ایک قوم تھے، نہ زبان کی بنیاد پر، پھر نہ اُن کا لباس ایک تھا، نہ اکل و شرب کے ذوق اور طور طریقے ایک تھے، بلکہ اُن کو ایک قوم بنانے والی کوئی قدرِ مشترک تھی تو صرف ایک یعنی مذہب! یہی وجہ ہے کہ اگرچہ تحریک مسلم لیگ اصلاً ایک مذہبی تحریک نہ تھی، نہ ہی اس کی اصل قیادت مذہبی لوگوں پر مشتمل تھی، لیکن اُسے مسلمانانِ ہند میں ایک قومی وحدت کے شعور کو بیدار اور اُجاگر کرنے کے لیے سب سے زیادہ انحصار مذہبی جذبے پر کرنا پڑا اور برصغیر کے مسلمانوں کی اکثریت کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنے کے لیے ”بنتی نہیں ہے بادہ و ساغر کہے بغیر!“ کے مصداق مذہبی نعرہ لگانا پڑا یعنی: ”پاکستان کا مطلب کیا؟ لا الٰہ الا اللہ“۔

5۔ ہمیں اس بحث میں جانے کی ہرگز کوئی ضرورت نہیں ہے کہ اس نعرے میں وہ قیادت مخلص تھی یا غیر مخلص، اس لیے بھی کہ نیتوں کا حال صرف اللہ کے علم میں ہے اور ہمیں لوگوں کی نیتوں کو زیر بحث لائے بغیر ساری گفتگو حقائق و واقعات ہی کے حوالے سے کرنی چاہیے، اور اس لیے بھی کہ کسی عوامی تحریک کے ضمن میں اصل فیصلہ کسی خاص یا چند اشخاص کے خیالات و نظریات کی بنیاد پر نہیں ہوتا، بلکہ اس اساس پر ہوتا ہے کہ اُس میں عوام نے شمولیت کس بناء پر اور کس تصور کے تحت کی۔

پاکستان کی اصل اساس سوائے دین و مذہب کے اور کوئی نہیں ہے، اور پاکستان کی واحد جڑ و بنیاد صرف اور صرف اسلام ہے۔ اور جس طرح حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت ہے کہ جب اُن سے نام دریافت کیا جاتا تو وہ اوّلاً صرف ایک لفظی جواب دیتے ”سلمان!“ اور اگر عرب کی روایت کے مطابق مزید پوچھا جاتا تھا کہ ”مسلمان ابن؟“..... تو جواباً ارشاد فرمایا کرتے تھے: ”سلمان ابن اسلام“ یعنی میری ولدیت اسلام ہے۔ اسی طرح پاکستان دنیا کا وہ واحد ملک ہے جس کی ولدیت اسلام ہے۔“ (ایضاً، ص58، 59)

خالد صاحب کی ایک اور پریشانی بھی سامنے آئی ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

”یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ دنیا پر جو مختلف ادوار گزرے ہیں اُن میں مذہبی ریاستوں کا دور بھی گزرا ہے۔ لیکن اس دوران دوسرے مذاہب کے ساتھ اور اپنے مذہب کے اندر گروہی کشمکش کی وجہ سے انسانی تاریخ میں جو خون خرابہ اور فسادات ہوئے ہیں، اُنہوں نے ہی حکمرانوں اور دانشوروں کو مجبور کیا کہ وہ مذہب کو ریاست کی بنیاد نہ بنائیں بلکہ ریاست کا تصور ہر انسان کی، چاہے اُس کا مذہب، فرقہ یا نظریہ کچھ بھی ہو، فلاح و بہبود پر استوار کیا جائے۔“

6۔ ہمارے ممدوح اور ان کی طرح کے دیگر دانشوروں کا مسئلہ یہ ہے کہ وہ اسلام کو دیگر انسانی ساختہ مذاہب پر قیاس کر کے اس نتیجے پر پہنچ جاتے ہیں کہ مذہب کا تعلق ریاست سے نہیں ہونا چاہیے۔ یہ نقطۂ نظر دیگر مذاہب کے حوالے سے تو ٹھیک ہے کیونکہ ان میں زندگی کے جملہ معاملات کے لیے رہنمائی موجود ہی نہیں ہے مگر اسلام وہ نظامِ حیات ہے جو اس زمین پر انسان کے سفرِ حیات کے شروع ہوتے ہی اللہ تعالیٰ نے خود انسان کو عطا فرمایا تھا۔ تاریخ انسانی کے ہر دور میں اللہ کے جلیل القدر انبیاء و رسل علیہم السلام، اسلام کے اصولِ حیات کے مطابق انسانی زندگی کے جملہ معاملات یعنی عقائد، عبادات، سماجی رسوم، معاشرت، معیشت، سیاست چلاتے رہے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ پر دین اسلام کو اللہ تعالیٰ نے مکمل فرما کر اور اس پر عمل درآمد کروا کر قیامت تک کے لیے جاری فرما دیا ہے۔ اس ضمن میں ایک حدیث نبوی قولِ فیصل کی حیثیت رکھتی ہے۔ آپ نے فرمایا:

آپ ﷺ فرماتے ہیں: ”کہ بنی اسرائیل کے انبیاء علیہم السلام سیاست کیا کرتے تھے، جب کوئی نبی وفات پاتا تو اس کی جگہ دوسرا نبی لے لیتا تھا، اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا اور عنقریب خلفاء ہوں گے، اور بکثرت ہوں گے۔“ (صحیح البخاری)

7۔ مضمون کے آخر میں خالد صاحب لفظ ”اقلیت“ کے استعمال پر پریشان ہوئے ہیں جو ہمارے ہاں غیر مسلموں کے لیے بولا جاتا ہے۔ بھائی میرے! یہ لفظ دین اسلام کا نہیں ہے۔ اسلامی نظام حیات کو اختیار کرنے والی ریاست میں غیر مسلموں کے لیے لفظ ”ذمی“ استعمال ہوتا ہے۔ ذمہ ہم اردو میں استعمال کرتے ہیں جو کسی فرض کی ادائیگی کے لیے بولا جاتا ہے۔ صاحب حیثیت ذمیوں پر جزیہ عائد کیا جاتا ہے اور یہ بدل ہے اُس امان اور اس حفاظت کا جو ذمیوں کو اسلامی حکومت میں عطا کی جائے گی۔ نیز یہ علامت ہے اس امر کی کہ یہ لوگ تابع امر بننے پر راضی ہیں۔۔۔ ابتدا میں حکم یہود و نصاریٰ کے متعلق دیا گیا تھا، لیکن آگے چل کر خود نبی اکرم ﷺ نے مجوس سے جزیہ لے کر انہیں ذمی بنایا اور اس کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بالاتفاق بیرونِ عرب کی تمام قوموں پر اس حکم کو عام کر دیا۔“ (تفہیم القرآن، ج2، ص188)

خالد صاحب نے تاریخی شواہد پیش کر کے جمہوریت کو انسانوں کے لیے بہترین نظام تسلیم کیا ہے۔ جمہوریت نے دنیا کو کیا دیا ہے اور یہ انسانی ساختہ نظام کہیں اپنی اصلی تعریف کے مطابق کبھی قائم بھی ہوا ہے یا یہ محض ایک دھوکہ ہے۔ اس بات کو سمجھنے کے لیے ہم خالد صاحب کو علامہ اقبال کی مشہور نظم ”ابلیس کی مجلس شوریٰ“ پڑھنے کا مشورہ دیں گے۔ سردست ان سے گزارش ہے کہ وہ اپنے ملک کے سیاست دانوں کی جمہوری خدمات اور ان کے جمہوری مزاج اور جمہوریت نے اب تک یہاں کے عوام کو کیا دیا ہے اس پر بھی ضرور روشنی ڈالیں۔

❀❀❀

امیر تنظیم اسلامی کی چیدہ چیدہ مصروفیات

(4 تا 10 ستمبر 2025ء)

جمعرات 04 ستمبر: صبح لاہور آمد ہوئی۔ مرکزی اسرہ کے اجلاس کی صدارت کی۔ دوپہر کو شعبۂ تعلیم و تربیت اور شعبۂ زکوۃ وانگریزی اور شام کو شعبۂ نظامت کے اجلاسوں کی صدارت کی۔ بعد نمازِ مغرب ایک حبیب سے ملاقات رہی۔

جمعۃ المبارک 05 ستمبر: صبح کو شعبۂ نظامت کے اجلاس کی صدارت کی۔ نمازِ جمعہ سے قبل مشیر خصوصی ایوب بیگ مرزا صاحب سے ملاقات کی۔ تقریر اور خطباتِ جمعہ مسجد جامع القرآن، قرآن اکیڈمی، K-36 ماڈل ٹاؤن، لاہور میں ارشاد فرمایا اور جمعہ کی نماز پڑھائی۔ دوپہر کو مرکزی شعبۂ سمع و بصر اور سوشل میڈیا کے اجلاس کی صدارت کی۔ بعدازاں پروگرام ''امیر سے ملاقات'' کی ریکارڈنگ کرائی۔

ہفتہ 06 ستمبر: صبح حلقہ سرگودھا کے دعوتی دورہ کے لئے روانگی ہوئی۔ دن کو ''النور ہائی اسکول'' کے وسیع رقبہ میں ''رسول اللہ ﷺ کے گھرانے کی چند جھلکیاں'' کے عنوان سے احباب، اساتذہ اور طلبہ سے خطاب کیا۔ بعدازاں مسجد جامع القرآن، سرگودھا میں مختلف مکاتب فکر کے علماء سے ملاقات ہوئی۔ چند نمایاں علماء کرام نے مختصر گفتگو اور مشترکات پر کلام کیا۔ اسی تسلسل میں ان سے تنظیم اسلامی کی دعوت اور سرگرمیوں نیز نفاذِ دین کی اہمیت اور مشترکات پر محنت کرنے پر گفتگو کی۔ بعد نمازِ عشاء ایک بینکوئیٹ میں ''نبی کریم ﷺ سے ہمارا تعلق'' کے موضوع پر خطاب کیا۔

اتوار 07 ستمبر: صبح جوہر آباد روانگی ہوئی۔ ایک نئی تعمیر شدہ مسجد میں ''ختم نبوت اور اس کے تقاضے'' کے عنوان سے خطاب کیا۔ بعدازاں دورانِ سفر سیال موڑ کے قریب ایک رفیقِ تنظیم کے ہاں مختصر قیام کے دوران علاقہ میں آئی ہوئی ایک تبلیغی جماعت کے حضرات سے مختصر بات چیت ہوئی۔ پھر گوجرانوالہ روانگی ہوئی۔ بعد نمازِ مغرب ''جامعہ نصرت العلوم'' میں معروف عالم دین مولانا زاہد الراشدی صاحب سے ان کے چھوٹے بھائی عبدالقدوس صاحب کے انتقال پر تعزیت کی۔ مزید براں ان کے اصرار پر ان کی مسجد میں مختصر گفتگو اور بعدازاں ان سے چند مشترکات کے حوالہ سے بات چیت ہوئی۔

پیر 08 ستمبر: صبح GIFT یونیورسٹی (گوجرانوالہ) کے ریکٹر ڈاکٹر شاہد قریشی سے ملاقات ہوئی۔ موصوف نے کراچی میں دورہ ترجمۂ قرآن میں شرکت کی تھی۔ ان کے ساتھ چند اساتذہ سے ملاقات ہوئی۔ تعلیم قرآن، کردار سازی، اصلاحِ اُمّت، تربیتِ اساتذہ وطلبہ اور دیگر موضوعات پر مفید گفتگو ہوئی۔ بعدازاں گوجرانوالہ میڈیکل کالج میں منعقدہ سیرت کانفرنس میں ''رسالت محمدی ﷺ اور نوجوان'' کے موضوع پر مختصر خطاب کیا، جس کے آخر میں طلبہ کے ساتھ سوال وجواب کی نشست کا بھی اہتمام تھا۔ دوپہر کو گوجرانوالہ سے لاہور اور شام کو لاہور سے کراچی روانگی ہوئی۔

منگل 09 ستمبر: ایک معروف فارماسیوٹیکل کمپنی میں منتقفہ ترجمۂ قرآن کی تدریس کے حوالہ سے تعارفی پروگرام میں شرکت کی۔

بدھ 10 ستمبر: مرکزی اسرہ کے ایک خصوصی اجلاس کی صدارت کی۔

معمول کی سرگرمیاں: نائب امیر صاحب سے مستقل آن لائن رابطہ رہا اور دیگر تنظیمی امور انجام دیے۔ منتقفہ ترجمۂ قرآن ونصابِ قرآنی کے حوالہ سے بھی ذمہ داریاں انجام دیں۔

دعائے صحت کی اپیل

☆ حلقہ کراچی وسطی کی مقامی تنظیم گلشن جمال کے مبتدی رفیق محترم عبدالرحمٰن کے والد صاحب کی طبیعت انتہائی ناساز ہے۔

اللہ تعالیٰ ان کو شفائے کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔ قارئین اور رفقاء واحباب سے بھی بیماروں کے لیے دعائے صحت کی اپیل کی جاتی ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا

ضرورت رشتہ

☆ اسلام آباد کی رہائشی راجپوت فیملی کو اپنی بیٹی عمر 25 سال، تعلیم بی ایس (انوائرنمنٹل سائنس)، قد 5 فٹ 2 انچ، کے لئے پنڈی اسلام آباد کے رہائشی، دینی مزاج کے حامل تعلیم یافتہ لڑکے کا رشتہ درکار ہے۔

برائے رابطہ (واٹس ایپ): 0333-5202683

☆ وہاڑی شہر میں رہائش پذیر آرائیں کو اپنی بیٹی، عمر 27 سال، تعلیم بی ایس سائیکالوجی، النور انٹرنیشنل سے دینی کورس، صوم وصلوٰۃ اور شرعی پردے کی پابند کے لیے دینی مزاج کے حامل، تعلیم یافتہ، برسرروزگار لڑکے کا رشتہ درکار ہے۔

برائے رابطہ: 0306-6846311

اشتہار دینے والے حضرات نوٹ کرلیں کہ ادارہ ہٰذا صرف اطلاعاتی رول ادا کرے گا اور رشتہ کے حوالے سے کسی قسم کی ذمہ داری قبول نہیں کرے گا۔

دعائے مغفرت　اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْن

☆ حلقہ اسلام آباد، ماڈل ٹاؤن ہمک کے ملتزم محترم رفیق محمد رمضان وفات پا گئے۔

☆ حلقہ کراچی وسطی، شاہ فیصل کے رفیق محترم عزیز ظفر صدیقی کے والد وفات پا گئے۔

برائے تعزیت: 0333-3452946

☆ حلقہ اسلام آباد، ماڈل ٹاؤن ہمک کے نقیب محترم محمد بشیر کے والد وفات پا گئے۔

برائے تعزیت: 0334-5088155

☆ حلقہ کراچی وسطی، شاہ فیصل کے رفیق محترم اشفاق احمد کے سسر وفات پا گئے۔

برائے تعزیت: 0323-2427495

اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے اور پس ماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق دے۔ قارئین سے بھی ان کے لیے دعائے مغفرت کی اپیل ہے۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ وَاَدْخِلْهُمْ فِي رَحْمَتِكَ وَحَاسِبْهُمْ حِسَابًا يَّسِيْرًا

اخبارِ اسلام

غزہ: اصل صورت حال کیا ہے؟ (بشکریہ: فرینڈز آف فلسطین)

- غزہ کے سول ڈیفنس کے ترجمان محمود بصل نے بتایا ہے کہ قابض اسرائیل کی فوج نے اتوار کی صبح سے 50 سے زائد عمارتیں مکمل طور پر تباہ کر دی ہیں، جبکہ 100 دیگر عمارتیں جزوی طور پر متاثر ہوئی ہیں، جن میں بلند و بالا عمارتیں شامل ہیں جہاں ہزاروں شہری رہائش پذیر تھے۔ جبکہ غزہ کی وزارت صحت کے جاری کردہ اعداد و شمار کے مطابق 7 اکتوبر 2023ء سے اب تک 64368 فلسطینی شہید اور 162367 زخمی ہو چکے ہیں جبکہ 18 مارچ 2025ء کو جنگ بندی کے اعلان کے بعد سے اب تک 11828 شہید اور 50326 زخمی ہو چکے ہیں۔ شہداء ''لقمہ عیش'' (امدادی سامان کے حصول کے وقت) شہید ہونے والوں کی مجموعی تعداد 2385 جبکہ 17577 زخمی ہو چکے ہیں۔ بھوک اور غذائی قلت کی وجہ مجموعی طور پر 382 افراد شہید ہوئے ہیں جن میں 135 بچے ہیں۔
- غزہ میں مزاحمت کی سکیورٹی کے ایک رہنما نے تصدیق کی کہ قابض اسرائیل کے ساتھ ملی بھگت کرنے اور غداری کے مجرم قرار دیے گئے چھ خائنوں کو پھانسی دے دی گئی ہے۔
- اٹلی کے شہر جینوا میں پچاس ہزار سے زائد افراد غزہ کا محاصرہ توڑنے کے لیے روانہ ہونے والے فریڈم فلوٹیلا کو خراجِ تحسین پیش کرنے کے لئے سڑکوں پر نکل آئے۔ وہ اپنے ہاتھوں میں بڑے بڑے پلے کارڈز اور فلسطینی پرچم لئے ہوئے تھے جبکہ اُن کی زبانوں پر غزہ کے حق میں نعرے تھے۔
- یورپ کے بندرگاہی مزدوروں نے اسرائیل کو وارننگ دے دی ہے کہ اگر اُس نے ''گلوبل صمود فلوٹیلا'' کے قریب آنے کی کوشش بھی کی تو پورے یورپ کے ساحلوں کو اُس کے خلاف مزاحمتی قلعہ بنا دیں گے۔ واضح رہے کہ ماضی میں بھی یونان، اٹلی، اسپین اور دیگر ممالک کے بندرگاہی مزدوروں نے اسرائیلی جہازوں کا بائیکاٹ کیا تھا، یہاں تک کہ کئی دنوں تک صہیونی کارگو یورپی ساحلوں پر پڑے رہے۔
- اسپین نے شاہی فرمان کے ذریعے اسرائیل کو اسلحہ برآمد کرنے پر پابندی عائد کر دی ہے۔ اسپین کی تمام بندرگاہیں اب ان بحری جہازوں کے لیے بند رہیں گی جو اسرائیل کو اسلحہ اور دفاعی ساز و سامان لے جا رہے ہوں۔ اس کے علاوہ حکومت نے غزہ کے متاثرین کی مدد کے لیے اونروا (UNRWA) کو امداد بڑھا کر 10 ملین یورو کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔
- اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' نے اعلان کیا ہے کہ غزہ میں جنگ بندی کے لیے ایک سمجھوتہ تک پہنچنے کے لئے اُنہیں امریکہ کی جانب سے ثالثوں کے ذریعے ''تجاویز'' موصول ہوئی ہیں۔ وہ مذاکرات کی میز پر بیٹھنے کے لیے تیار ہے تاکہ تمام قیدیوں کی رہائی کے بدلے میں جنگ ختم کرنے، مکمل اسرائیلی انخلا، اور غزہ کے انتظام کے لیے فلسطینی خودمختار کمیٹی کے قیام پر بات کی جا سکے۔
- 2 ستمبر 2025ء کو مغربی غزہ کے علاقے الشیخ عجلین میں اسرائیلی فضائی حملے کے نتیجے میں معروف عالمِ دین الشیخ کمال ابراہیم اپنے دو ساتھیوں سمیت شہید ہو گئے۔ الشیخ کمال ابراہیم، مدرسہ عربیہ رائے ونڈ، پاکستان کے ممتاز فاضل اور اہلِ دعوت و خیر میں نمایاں مقام رکھنے والی شخصیت تھے۔

مسلم دنیا سے متعلق دیگر ممالک کی اہم خبریں

- **قطر: اسرائیل کا فضائی حملہ:** اسرائیل نے قطر کے دارالحکومت دوحہ میں غزہ جنگ بندی معاہدے پر مشاورت کے لیے جاری حماس کے رہنماؤں کے اجلاس پر فضائی حملہ کر کے بھاری نقصان پہنچانے کا دعویٰ کیا ہے۔ اسرائیلی وزیر اعظم اور اسرائیلی فوج نے اس حملے کی ذمہ داری قبول کرتے ہوئے کہا ہے کہ حملے میں حماس کی اعلیٰ قیادت کو نشانہ بنایا گیا جبکہ حماس کے مطابق اس حملے میں خلیل الحیا کا بیٹا، 3 محافظ اور ایک معاون سمیت 6 افراد شہید ہوئے ہیں اور مرکزی رہنما محفوظ رہے ہیں۔ یوں دشمن اپنے مذموم مقاصد میں کامیاب نہیں ہو سکا۔ قطر کے ذرائع کے مطابق اس حملے میں قطر کا بھی ایک افسر شہید اور متعدد زخمی ہوئے ہیں۔ قطری حکام کا کہنا ہے کہ اسرائیل کے ہوائی حملے سے قبل اُنہیں پیشگی اطلاع نہیں دی گئی تھی۔ جبکہ وزیر اعظم شیخ محمد بن عبدالرحمٰن الثانی نے خبردار کیا ہے کہ دوحا میں حماس پر اسرائیل کے مہلک حملے کا جواب دینے کا حق قطر کے پاس محفوظ ہے۔ اسرائیلی پارلیمنٹ کے اسپیکر نے دوحہ حملے کے حوالے سے بات کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ پورے مشرق وسطیٰ کے لیے پیغام ہے۔
- **غزہ: فی گھنٹہ ایک فلسطینی بچہ شہید ہونے کا انکشاف:** عالمی تنظیم سیو دی چلڈرن نے انکشاف کیا ہے کہ گزشتہ 23 ماہ میں اوسطاً ہر گھنٹے میں کم از کم ایک فلسطینی بچہ شہید ہوا ہے۔ غزہ حکومت کے مطابق اکتوبر 2023ء سے اب تک کم از کم 20 ہزار بچے جاں بحق ہو چکے ہیں۔ ان میں ایک ہزار بچے ایک سال سے کم عمر کے تھے جبکہ تقریباً نصف وہ نومولود تھے جو جنگ کے دوران پیدا ہوئے اور اسرائیلی حملوں میں مارے گئے۔ یونیسف کے مطابق غزہ میں ہر دوسرا شخص بچہ ہے اور ان کے لیے زندگی تقریباً ناممکن بن چکی ہے، حالیہ دنوں میں صرف پانی کے انتظار میں مزید 8 بچے جاں بحق ہو گئے۔ اسرائیل کے جبری بے دخلی کے منصوبے سے خان یونس کے قریب المواسی کیمپ میں تقریباً 10 لاکھ افراد متاثر ہو سکتے ہیں، جن میں سے نصف بچے ہیں۔
- **سوڈان: لینڈ سلائیڈنگ سے پورا گاؤں زمین بوس:** وسطی دارفور کے گاؤں ثراسن میں تباہ کن بارشوں کے بعد لینڈ سلائیڈنگ کے نتیجے میں کم از کم ایک ہزار افراد جاں بحق ہو گئے۔ خیال کیا جا رہا ہے کہ یہ سوڈان کی حالیہ تاریخ کی سب سے ہلاکت خیز قدرتی آفت ہے۔
- **بھارت: سعودی، عراقی کمپنیوں کا بھارت کو تیل فروخت کرنے سے انکار:** سعودی اور عراقی کمپنیوں نے بھارتی ریفائنریز کو تیل کی فروخت روک دی ہے جس سے مودی سرکار سفارتی تنہائی اور معاشی مشکلات کا شکار ہو گئی ہے۔
- **ایران: جوہری تنصیبات کے معائنے کی بحالی کا معاہدہ:** ایران اور اقوام متحدہ کے جوہری نگران ادارے (آئی اے ای اے) کے درمیان تعاون بحال کرنے کے معاہدے پر دستخط ہو گئے۔ مصر میں ہونے والے اس معاہدے پر ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی اور عالمی جوہری نگران ادارے کے ڈائریکٹر نے دستخط کیے۔

پاکستان اور ایران کے درمیان براہ راست پروازوں کا آغاز: پاکستان میں ایران کے سفیر ڈاکٹر رضا امیری مقدم نے ایران اور پاکستان کے درمیان براہ راست فضائی پروازوں کے آغاز کا باضابطہ اعلان کیا۔

تحقیق: خالد نجیب خان (معاون مرکزی شعبہ نشر و اشاعت)

تنظیم اسلامی کے زیر اہتمام ملک گیر مہم "اِتحادِ اُمّت اور پاکستان کی سالمیت"

تاریخ استفسار: 7/9/2025 تاریخ آغاز: 8/1/2025 تاریخ اختتام: 8/22/2025 ہدایات: لیٹر نمبر 1870

حلقہ جات	ہینڈ بل	سہ ورقہ	بینرز	رکشا فلیکس	پول ہینگر	ٹی بورڈ	بل بورڈ	علماء کے نام خط	مظاہرے	خطاب جمعہ	خصوصی شمارہ ندائے خلافت	ڈاکیومینٹری تعارف تنظیم سوشل میڈیا	ویڈیو پیغام / خصوصی	تربیتی کیمپ / سیمینار / ورکشاپ / اڈکشن	ذاتی رابطہ / کارنر میٹنگ	منتخب کتب تحفہ
حلقہ ملاکنڈ	500	500	25	—	—	—	—	—	—	—	250	ہاں	—	—	—	—
حلقہ خیبر پختونخوا	7500	10500	216	50	—	50	—	300	9	48	120	1	—	—	14	—
حلقہ اسلام آباد	20450	15500	300	5	725	—	—	452	10	54	400	8	4	—	6	100
حلقہ پنجاب شمالی	20000	9000	93	243	920	19	—	530	10	10	900	4	2	2	—	—
حلقہ آزاد کشمیر	2500	800	—	—	100	—	—	15	1	2	30	—	1	—	—	—
حلقہ پوٹھوہار	7900	—	28	10	330	16	—	110	10	4	250	6	—	2	—	10
حلقہ لاہور شرقی	5900	10000	—	725	90	30	—	340	8	8	835	14	—	8	—	—
حلقہ لاہور غربی	75000	10500	600	230	130	65	—	462	17	25	1500	3	13	7	—	550
حلقہ گوجرانوالہ	14500	14500	140	555	126	—	—	368	8	70	2050	—	9	20	—	1985
حلقہ سرگودھا	22000	4000	—	168	40	—	—	230	1	14	350	12	4	15	—	—
حلقہ فیصل آباد	22000	18000	180	262	131	54	—	500	3	18	600	8000	18	—	10	—
حلقہ ساہیوال	10000	17900	125	478	140	—	—	300	5	11	500	2	—	—	102	—
حلقہ بہاولنگر	6000	9700	36	370	—	—	—	330	1	36	165	371	—	—	—	231
پنجاب جنوبی	48000	1000	—	426	—	—	—	1000	62	82	1400	17	—	—	—	—
حلقہ حیدرآباد	12000	13000	65	—	—	85	—	200	25	1	—	—	1	1	5	—
حلقہ کراچی شمالی	17000	28000	217	50	136	60	—	279	72	7	817	60	1	—	—	—
حلقہ کراچی وسطی	34000	7400	175	460	270	44	—	362	67	17	905	2	6	2	1	30
حلقہ کراچی جنوبی	7000	34500	340	476	10	—10	21	345	22	87	700	10	—	—	10	310
کراچی شرقی	39500	9500	106	162	20	10	—	167	63	10	200	3	—	—	—	—
حلقہ بلوچستان	—	—	—	—	—	—	—	—	—	—	50	—	—	—	—	—
کل	**371750**	**214300**	**2646**	**4670**	**3168**	**443**	**21**	**6290**	**394**	**504**	**12022**	**8513**	**59**	**57**	**148**	**3216**

نوٹ: مہم کے حوالے سے ندائے خلافت کا خصوصی شمارہ (ND 29) 16,172 کی تعداد میں شائع ہوا۔ (ادارہ)

Israel martyrs 50 more in Gaza; Qatar calls Israeli attack 'state terror'

As the world's attention was focused on Israel's attack on Hamas leaders in Doha, Israeli forces continued their unrelenting bombardment of Gaza, martyring more than 50 people on the following day. The Wafa news agency reported that a drone strike on a makeshift tent sheltering displaced families at Gaza's port martyred two civilians and injured others. Warplanes also hit several residential buildings, including four homes in the al-Mukhabarat area and the Zidan building northwest of Gaza City, it reported. Another house was reportedly bombed in the Talbani neighborhood of Deir el-Balah in central Gaza, while two young men were martyred in an attack on civilians in the az-Zarqa area of Tuffah, northeast of Gaza City. Al Jazeera's Sanad fact-checking agency confirmed footage showing an Israeli strike on the Ibn Taymiyyah Mosque in Deir el-Balah. The video captured a flash of light before the mosque's minaret was enveloped in smoke. Despite the blast, the minaret appeared to remain standing. Israel issued new evacuation threats on Monday, releasing maps warning Palestinians to leave a highlighted building and nearby tents on Jamal Abdel Nasser Street in Gaza City or face death. It told residents to move to the so-called "humanitarian area" in al-Mawasi, a barren stretch of coast in southern Gaza. But al-Mawasi itself has been repeatedly bombed, despite Israel insisting it is a safe zone. At the start of the year, about 115,000 people lived there. Today, aid agencies estimate that more than 800,000 people – nearly a third of Gaza's population – are crammed into overcrowded makeshift camps. Philippe Lazzarini, the chief of the United Nations agency for Palestinian refugees, UNRWA, described al-Mawasi as a vast camp "concentrating hungry Palestinians in despair". "There is no safe place in Gaza, let alone a humanitarian zone. Warnings of famine have fallen on deaf ears," he said. The Palestinian Civil Defence warned that "Gaza City is burning, and humanity is being annihilated". The rescue agency said that in just 72 hours, five high-rise towers containing more than 200 apartments were destroyed, leaving thousands of people homeless. More than 350 tents sheltering displaced families were also flattened, it added, forcing nearly 7,600 people to sleep in the open, "struggling against death, hunger, and unbearable heat". More than 64,000 Palestinians have been martyred, some 20,000 of them children and 18,00 women, in the Israeli offensive, which has been dubbed a genocide by numerous scholars and activists. The International Criminal Court has also issued an arrest warrant for Netanyahu for alleged war crimes.

Israel targets Hamas leaders

Israel sent missiles at Doha as Hamas leaders were meeting in the Qatari capital for talks on the latest ceasefire proposal from the United States to end the war in Gaza. Hamas said five people were martyred, while Qatar said a security official was also among the. Hamas said its leadership survived the assassination attempt. Qatar's Emir Sheikh Tamim bin Hamad Al Thani condemned Israel's "reckless criminal attack" in a phone call with US President Donald Trump. Qatari Prime Minister and Minister of Foreign Affairs Sheikh Mohammed bin Abdulrahman bin Jassim Al Thani called the attack "state terrorism". The Qatari prime minister said Doha would continue to work to end Israel's war on Gaza but raised doubts about the viability of the most recent talks. "When it comes to the current talks, I don't think there is something valid right now after we've seen such an attack," he said. Qatar has sent a letter to the UN Security Council, condemning what it calls a cowardly Israeli assault on residential buildings in Doha. The Doha attack has drawn global condemnation, with the UN chief calling it a "flagrant violation" of the sovereignty and territorial integrity of Qatar. The White House claimed that the US had warned Qatar of the impending strike, but Doha rejected that account, insisting the warning came only after the bombing had begun. Trump later said he felt "very badly about the location of the attack" and that he had assured Qatar that it would not happen again. "This was a decision made by Prime Minister Netanyahu, it was not a decision made by me," Trump wrote on Truth Social. "Unilaterally bombing inside Qatar, a Sovereign Nation and close Ally of the United States, that is working very hard and bravely taking risks with us to broker Peace, does not advance Israel or America's goals." Condemnation of the Israeli attacks in Doha have poured in from around the world, including Pakistan, Türkiye, Saudi Arabia, Afghanistan, Iran and all other Muslim countries; the UN Secretary General, France, Spain, Ireland and others.

Source: https://tinyurl.com/2av8mjev (Al-Jazeera)

Vol: 34 Regd. No. C.P.L NO.114 No.35

Weekly **Nida-e-Khilafat** Lahore